

تعلیمات بابل مقدس
کی سلسلہ وار کتب 2



شخصی مطالعہ کا کورس

خُد اُنے زمین و آسمان کو بنایا

خُدا نے زمین و آسمان کو بنایا

شخصی مطالعہ کا کورس

طبع: مئی 2015

اشاعت: سوم

حق طبع محفوظ: 2006

متن ملٹی لینگوچ پبلیکیشن آف وسکونس ایونجیکل لوہرنس بیڈ کے مطابق بنایا گیا۔
سرورق اور خاکوں کی ترتیب و تصنیف مسٹر گل۔

سڑھویں کورس کی کتاب

1	پیش لفظ.....
3	پیدائش کی کتاب کے پہلے تین ابواب.....
	پہلا باب
7	خُدائے نالوٹ کی تخلیق ”زمین و آسمان“.....
	دوسرا باب
19	اشرف الخوافات.....
	تیسرا باب
29	بلیس، بدرو جیں اور فرشتے.....
	چوتھا باب
39	دنیا اور انسان پر گناہ کے اثرات.....
	پانچواں باب
55	وعدہ کے مطابق نجات دہنہ کی آمد.....
79	تشریحات.....
85	تمام اسپاق کے امتحانی جوابات.....
86	نتائج کے حصول کے لیے امتحانی سوالنامہ.....



پیش لفظ

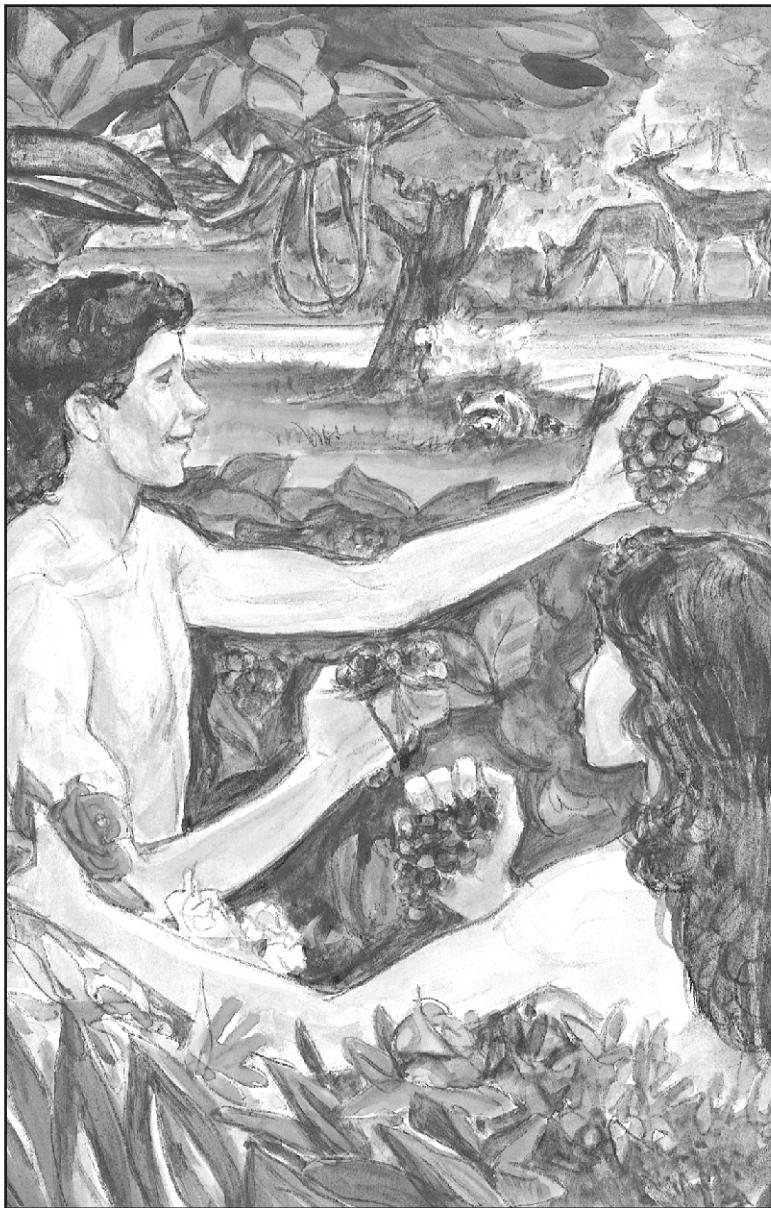
زمین و آسمان اور انسان کیسے معرض وجود میں آئے؟ اس بات کا تحسس آج بھی پایا جاتا ہے۔ اس تحسس سے نکلنے کیلئے ہم زیر نظر کتاب سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں اور یہ جان سکتے ہیں کہ خدا نے زمین و آسمان اور انسان کو کیسے تخلیق کیا یا تخلیق کائنات و انسان کی اصل حقیقت کیا ہے؟

کتاب کے تمام ابواب چند مقاصد کی ایک فہرست سے شروع ہوتے ہیں جن کو ایک چھوٹے ستارے (☆) کے نشان سے ظاہر کیا گیا ہے۔ آپ ان تمام مقاصد کا بغور مطالعہ کریں تاکہ ہر باب کے موضوع کا آپ کو علم ہو سکے اور باب میں موجود امتحانی سوالات کے درست جواب بھی دے سکیں۔

باب کے شروع میں درج مقاصد اور دیئے گئے جوابات کی پڑتاں ضرور کریں اور کتاب کو مزید پڑھنے سے پہلے ہر باب کو اچھی طرح سمجھیں۔

اس کتاب کے اختتام پر ایک امتحانی پرچہ دیا گیا ہے۔ تمام ابواب کے امتحانات کی نظر ثانی کے بعد اس امتحانی پرچہ کو ضرور پُر کریں اور اسے متعلقہ شخص کو دیں جس نے کتاب آپ کو دی تھی یا کتاب کی پشت پر لکھے ہوئے پتہ پر ارسال کریں۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اس کتاب کے مطالعہ میں آپ کی مدد کرے۔ اور آپ بہتر طور پر سمجھ سکیں کہ خدا یے قادر نے اس کائنات اور بنی نوع انسان کو کیسے خلق کیا۔



خُد ا نے زمین و آسمان کو بنایا۔

پیدا میں

ب خدا نے ابتداء میں زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور زمین ویان اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندر ہیرا تھا کہ اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سوتیرا دن ہواؤ اور خدا نے کہا کہ فلک پر نیز ہوں کہ دن کو رات سے الگ کریں اور دن شانوں اور زمانوں اور دنوں اور کروشی ہو جا اور رُوشی ہو گئی یہ اور خدا نے دیکھا کہ رُوشی اچھی ہے اور خدا نے رُوشی کو تاریکی سے خدا کیا ہے اور خدا برسوں کے ایتیاز کے لیے ہوں یہ اور وہ فلک پر انوار کے لیے ہوں کہ زمین پر رُوشی ڈالیں اور ایسا ہی ہواؤ سو خدا نے رُوشی کو تو دن کہا اور تاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو پہلا دن ہواؤ دو بڑے نیز ہتائے۔ ایک نیز اکبر کہ دن پر گھم کرے اور ایک نیز اصغر کہ رات پر گھم کرے اور اس نے ستاروں کو بھی بنایا۔ اور خدا نے کہا پانیوں کے درمیان فضا ہوتا کہ پانی پانی سے خدا ہو جائے یہ پس خدا نے فضا کو بیا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اوپر کے پانی سے خدا کیا اور ایسا پر اور رات پر گھم کریں اور اجالے کو اندر ہیرے سے خدا کریں اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو دوسرا دن ہواؤ

اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ ٹھکنی نظر آئے اور ایسا ہی ہواؤ اور خدا نے ٹھکنی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اس کو سمندر اور خدا نے دیکھا اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو اور ہر قسم کے کچھیں اور جو زمین پر بیبا کرے اور پندے رہے تھے انکی جنس کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت بیبا ہوئے تھے انکی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں کو ان کی جنس کے موافق پیدا کیا یہ پیشوں کو اور پھلدار درختوں کو جو اپنی اپنی چشمیں اور جو زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج کھیں اگائے اور پس ایسا ہی ہواؤ۔ جب زمین نے گھاس اور بیج دار بکھر کرست وی کہ پھلوا اور بڑھوا اور ان سمندروں کے پانی کو بھر دو جنس کے موافق بیج رکھیں اور پھلدار درختوں کو جو زمین کے بیچ اور پرندے زمین پر بہت بڑھ جائیں یہ اور شام ہوئی اور صبح

ب	بیدائیش	ہوئی۔ سو پانچواں دن ہوا۔
ہوا۔ اور خدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن ختم کیا	اور خدا نے الہام میں جانداروں کو اُن کی جنس اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دن فارغ کے موافق چوپائے اور رینگنے والے جاندار اور جنگلی جانور ہوا۔ اور خدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اسے مُفْقَدِ اُنکی جنس کے موافق بیدا کرے اور ایسا ہی ہوا۔ اور خدا نے شہریا کیونکہ اُس میں خدا ساری کائنات سے جسے اُس نے جنگلی جانوروں اور چوپایوں کو اُنکی جنس کے موافق اور زمین بیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا۔	کر رینگنے والے جانداروں کو اُن کی جنس کے موافق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے ۵ بھر خدا نے کہا کہ تم انسان کو ہوئے جس دن خداوند خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا۔ اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب سبزی اب تک اُنگی تھی کیونکہ خداوند خدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوستے کوئی انسان تھا۔ بلکہ زمین انسان کو اپنی صورت پر بیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُنکو بیدا سے گہر اٹھتی تھی اور تمام زمیں کو سیراب کرتی تھی۔ اور خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اسکے کلپلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و حکم کرو اور سمندر کی نھیں میں زندگی کا دم پھوٹکا تو انسان جب تک جان ہوا۔ اور خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار کھوڑا۔ اور خدا نے کہا کہ دیکھو میں تمام زمیں ایک میں باغ لگایا اور انسان کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں زمین کی کل بیج دار سبزی اور ہر درخت جس میں اُس کا نیچجہ دار رکھا۔ اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور پہلی بوہم کو دیتا ہوں۔ یہ تمہارے کھانے کو ہوں۔ اور زمین کھانے کے لیے اچھا تھا زمین سے اگایا اور باعث کے بیچ میں کل کل جانوروں کے لیے اور ہوا کے کل پرندوں کے لیے حیات کا درخت اور نیک و بدکی بیچان کا درخت بھی لگایا۔ اور اور اُن سب کے لیے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں عدن سے ایک دریا باعث کے سیراب کرنے کو نکلا اور وہاں زندگی کا دم ہے کل ہر کی بوئیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی سے چار مذیوں میں تقسیم ہو۔ اپنی کا نام فیضوں بے جو حولہ ہوا۔ اور خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظری اور دیکھا کی ساری زمین کو جہاں سونا ہوتا ہے گھیرے ہوئے ہے۔ اور اس زمین کا سونا جو کھاۓ اور وہاں موتی اور سنگ سلیمانی کہ بہت اچھا ہے اور شام ہوئی اور صحیح ہوئی۔ سو جھٹانا ہوا۔ اور اس زمین اور اُن کے کل لشکر کا بنانا ختم ہبھی ہیں اور دوسرا ندی کا نام جھوئن ہے جو کوئی کسی ساری سو آسمان اور زمین اور اُن کے کل لشکر کا بنانا ختم ب

پیدائش

<p>زمین کو گھیرے ہوئے ہے ۵ تیری ندی کا نام دجلہ ہے جو سور کے مشرق کو جاتی ہے اور پوتھی ندی کا نام فرات ہے ۵</p> <p>اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو بخداوند خدا نے آدم کو لے کر باغِ عدن میں رکھا کہ اُس کی خداوند خدا نے بنا یا تھا چالاک تھا اور اُس نے عورت سے کہا باغی اور نگہبانی کرے ۵ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا کیا واقعی خدا نے ہماہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ اور کہا ٹوباغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھاسکتا کھانا عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل ہے ۵ لیکن یہکہ م بدکی بیچاں کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ تو ہم کھاتے ہیں ۵ پر جو درخت باغ کے قیچی میں ہے اُسکے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اُسے کھانا اور نہ اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا کیلدر ہنا اچھا چپونا درہ مرجا گے ۵ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم نہ تو اُسے کھانا اور نہ اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا مانند بناؤ گا ۵ اور ہرگز نہ مرد گے بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤ خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے کل پرندے میٹی سے گئے تھا اسی آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند یہکہ وبد بنائے اور آنکو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ اُنکے کیا نام کے جانے والے بن جاؤ گے ۵ عورت نے جو دیکھا کہ وہ رکھتا ہے اور آدم نے جس جانو کو جو کہا وہی اُس کا نام ٹھہرا ۵ درخت کھانے کے لیے اچھا اور آنکھوں کو خوشنا معلوم ہوتا اور آدم نے کل چوپا یوں اور ہوا کے پرندوں اور کل دشتی ہے اور عقل بخشی کے لیے خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے جانوروں کے نام رکھے پر آدم کے لیے کوئی مددگار اُس کی لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اُس نے کھایا ۵ تب مانندہ ملاد ۵ اور خداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ دنوں کی آنکھیں کھل گئیں اور انکو معلوم ہوا کہ وہ ننگیں گی ایسا نے اُسکی سلیوں میں سے ایک کونکال لیا اور اور انہوں نے انہیں کے پتوں کو سی کراپنے لیے لگایا اُس کی جگہ گوشت پھر دیا ۵ اور خداوند خدا اُس پلی سے جو اُس بنا نہیں ہا اور انہوں نے خداوند خدا کی آواز جو محدث وے وقت نے آدم میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدم کے باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم اور اُس کی بیوی نے آپ کو پاس لایا ۵ اور آدم نے ہماہے کہ یہ تو اب میری بڑیوں میں سے خداوند خدا کے حصوں سے باغ کے درختوں میں چھپا یا ۵ تب پڑی اور میرے گوشت میں گوشت ہے اس لیے وہ ناری خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اُس سے کہا کہ تو کہاں ہے ۵ کہا لیا گی کیونکہ وہ نزے نکالی گئی ۵ اس واسطے مردا پنے ماں اُس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور میں ڈرا با پ کو چھوڑ لیا اور اپنی بیوی سے ملا رہیگا اور وہ ایک تن کیونکہ میں بنا گتا اور میں نے اپنے آپ کو چھپا یا اُس نے ہو گئے ۵ اور آدم اور اُس کی بیوی دنوں نگے تھے اور شرما تے کہا لیجھے کس نے بتایا کہ تو کہا ہے؟ کیا تو نے اُس درخت کا</p>	<p>نہ تھے ۵</p>
---	-----------------

پیدائش

<p>پہل کھایا جسکی بابت میں نے مجھلو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟ آدم نے کہا جس عورت کوٹھونے میرے ساتھ کیا بے اُس نے مجھے اُس درخت کا پہل دیا اور میں نے کھایا و تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھلو بہکایا تو میں نے کھایا اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اس لیے کہ تو نے یہ کیا تو سب چاپاپوں اور دشتی جانوروں میں ملکوں ٹھہرا۔ تو اپنے چیت کے مل جلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹیگا و اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سرکوچلے گا اور تو اُس کی ایڑی پر کاہیگا وہ اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے در چمل کو بہت بڑھا دیا۔ تو درد کے ساتھ بچجے بنے گی اور تیری غربت اپنے شوہر کی طرف ہو گی اور وہ ٹھہر پر حکومت کریگا اور آدم سے اُس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پہل کھایا جسکی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اُسے نکھانا اس لیے زمین تیرے سب سے اعتنی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس کی پیداوار کھائے گا اور وہ تیرے لیے کامنے اور اونکارے اگائے گی اور تو کھیت کی سبزی کھائیگا وہ اپنے مند کے سینے کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں تو پھر لوٹ نہ جائے اس لیے کہ تو اُس سے نکلا گیا بے کیونکہ تو خاک بے اور خاک اس لیے لوٹ جائے گا اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوار کھا اس لیے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے اور خداوند خدا نے آدم اور</p>	<p>اُسکی بیوی کے واسطے چڑے کے گرتے بنا کر انکو پہنائے ۵ اور خداوند خدا نے کہا دیکھوانا نیک و بد کی پیچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت میں سے بھی کچھ لیکر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے ۵ اس لیے خداوند خدا نے اُس کو باغِ عدن سے باہر کر دیا تاکہ وہ اُس زمین کی جس میں سے وہ لیا گیا تھا بھیتی کرے ۵ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغِ عدن کے مشرق کی طرف کرو بیوں کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن توار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حفاظت کریں ۵</p>
--	--



پہلا باب

خُدائے ثالوث کی تخلیق

”زمین و آسمان“

زمین و آسمان اور انسان کی تخلیق کیسے ہوئی؟۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کے متعلق ہم اکثر سوچ و بچار کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہم اس سوال کا جواب معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اُس شخص کے پاس جانا چاہئے جو اس سوال کا جواب جانتا ہو۔ جیسے اگر ہم یہ معلوم کرنا چاہیں کہ ہماری پسندیدہ فٹ بال ٹیم نے اپنا آخری میچ کیسے کھیلا۔ تو یہ سوال ہم اُس شخص سے پوچھیں گے جس نے وہ میچ دیکھا ہوگا۔ ایسے شخص سے ہم یہ بات کبھی بھی

نہیں پوچھ سکتے جس نے وہ بیچ دیکھا ہی نہیں اور ممکن ہے کہ وہ شخص اندازے سے ہی یہ بتائے کہ ٹیم نے بیچ کیسے کھیلا کیونکہ اُس نے بیچ تو دیکھا ہی نہیں۔ اسی طرح اگر ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کائنات اور انسان کی پیدائش یا تخلیق کیسے ہوئی تو ہمیں اس کا جواب معلوم کرنے کیلئے کسی ایسی شخصیت سے رفاقت رکھنا ہو گی جو زمین و آسمان کی ابتداء سے ہے۔ جی ہاں خداۓ قادر ہی وہ ہستی ہے جو تخلیق کائنات کے وقت سے ہے اور اسی نے ہی کائنات کو خلق کیا ہے۔ اس لیے وہ ہمیں اس سوال کا مکمل جواب دے سکتا ہے کہ کائنات اور انسان کی تخلیق کیسے ہوئی۔

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ یہ بہتر طور پر جان جائیں گے کہ:

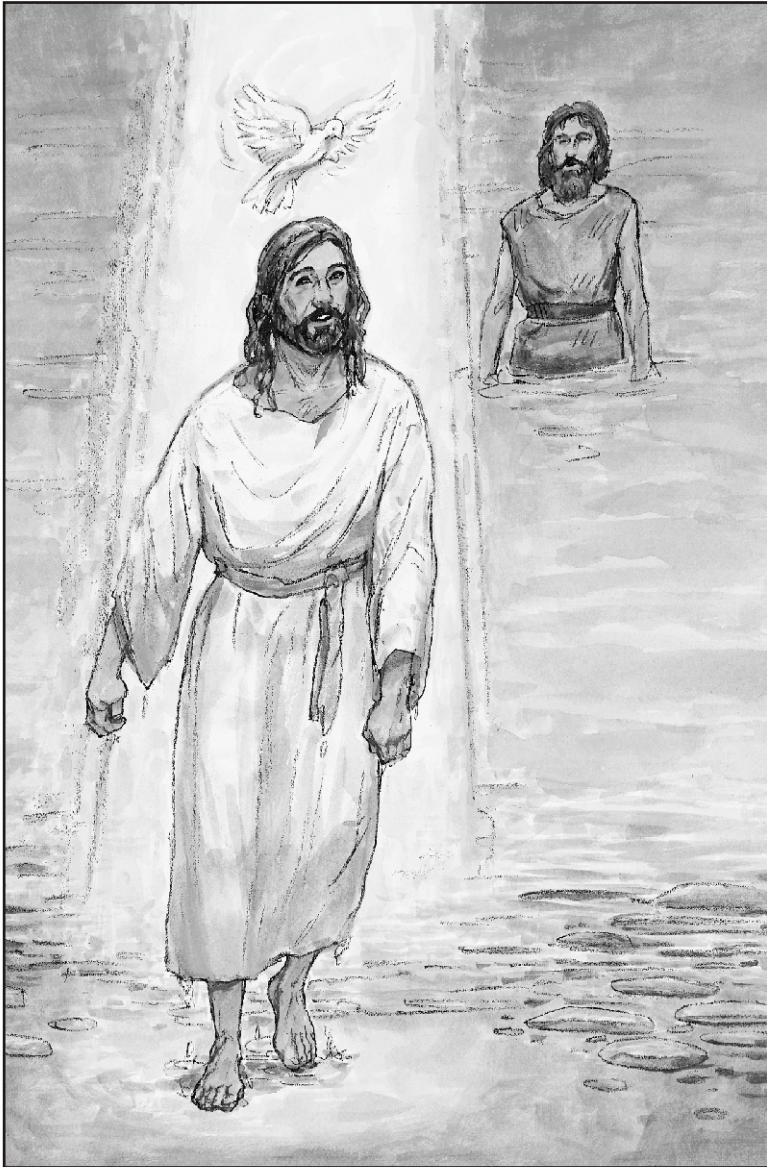
☆ زمین و آسمان کی تخلیق کیسے ہوئی ؟

☆ اور انسان کی پیدائش اور اس کی زمینی زندگی کا آغاز کس طرح ہوا۔

بابِ مقدس میں ہم پڑھتے ہیں کہ: ”خدا نے ابتداء میں زمین و آسمان کو پیدا کیا“، (پیدائش ۱:۱)۔ کائنات میں کوئی بھی چیز یا شخص خدا کی مانند نہیں بلکہ صرف خدا ہی برحق و واحد خدا ہے جس نے دیکھی اور ان دیکھی کل کائنات اور تمام خلوقات کو پیدا کیا ہے۔ کلامِ مقدس میں یوں مرقوم ہے ”خداوند تیرافندیہ دینے والا جس نے رحم ہی سے تجھے بنایا یوں فرماتا ہے کہ میں خداوند سب کا خالق ہوں۔ میں ہی اکیلا آسمان کو تانے اور زمین کو بچانے والا ہوں کون میرا شریک ہے؟“ (یسوعا ۴۴: 24)

”اور سو ایک کے اور کوئی خُد نہیں۔“ (1- کرتھیوں 8:4) لکھا ہے، ”سن آئے اسرائیل! خُداوند ہمارا خُد ایک ہی خُداوند ہے۔“ (استنا 6:4) تاہم خُدائے واحد کے تین اقوام بیس اس لیے کیتا و واحد خُدا خُدائے ثالوث ہے یعنی خُداباپ، خُدا بیٹا اور خُد روح القدس۔ یسوع مسیح ارشادِ عظم میں خُدائے ثالوث کے متعلق یوں بیان کرتے ہیں، ”پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناو اور انکو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔“ (متی 28:19) درج ذیل حوالہ جات تثییث فی التوحید کے اقانیمِ ثلاثة کے متعلق ہیں خُداباپ (پیدائش 1:1) خُدابیٹا (یوحنا 1:3) خُدا روح القدس (پیدائش 1:2)۔ خُدائے ثالوث ہی واحد حقیقی خُدا ہے جس نے کائنات اور کل مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ ہمارا ایمان تثییث فی التوحید یعنی واحدت میں کثرت پر ہے۔ اس لیے کلامِ مقدس میں خدا کی واحدت میں کثرت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور خُدا کی کثرت کو اقانیمِ ثلاثة ہی سے ہم سمجھ سکتے ہیں۔

خُداوند خُدانے زمین و آسمان کو کیسے بنایا؟۔ جب ہم کچھ بناتے ہیں تو ہمیں کام کرنے کیلئے چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے مکان تعمیر کرنے کیلئے شہتیر، تنخی اور دُوسرا بہت چیزیں درکار ہوتی ہیں لیکن کائنات کی تخلیق کیلئے خُدا کو ایسی کسی چیز کی ضرورت نہ تھی بلکہ اس نے سب کچھ نیست سے ہست پیدا کیا۔ کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، ”ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خُدا کے کہنے سے بنے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنा ہو۔“ (عبرانیوں 11:3) اُسکے فرمانے



اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اس پر نازل ہوا اور
آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹھا ہے تجھ سے میں خوش ہوں۔

ہی سے کائنات وجود میں آگئی۔ چونکہ زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت کوئی دوسرا موجود نہ تھا سو ائے خداۓ خالوٰث کے جس نے اس کو بنایا اس لیے ہمارا ایمان صرف خُدا کے کلام پر ہے جس میں زمین و آسمان اور انسانی تخلیق کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ جی ہاں ہمارے ایمان کی بنیاد خُدا کے کلام یعنی بابل مقدس میں لکھے گئے بیانات پر ہے کہ خُدا ہی نے زمین و آسمان اور تمام دیکھی اور ان دیکھی چیزوں کو پیدا کیا۔

1..... کی کتاب میں ہم مطالعہ کرتے ہیں کہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔

2. خُدا..... ہے۔ یعنی واحدت میں کثرت کے تین اقوام یہ ہیں۔ خُدا..... خُدا..... اور خُدا.....

3۔ خُدانے زمین و آسمان کو..... سے پیدا کیا۔
(اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 12 پر کریں)

بعض لوگ سوچتے ہیں کہ ہزاروں سالوں میں یہ کائنات خود ہی معرض وجود میں آگئی۔ تاہم بابل مقدس کے مطابق خُدا نے معمول کے چھ دنوں میں زمین و آسمان کو بنایا۔ معمول کے دنوں سے مراد یہ ہے کہ ان دنوں میں صبح تھی اور شام تھی۔ ”اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔“ (پیدائش 1: 5) کلام مقدس میں خُدانے چھ دن کام کرنے اور

ساتویں دین آرام کرنے کا حکم دیا کیونکہ خدا نے خود بھی ایسا ہی کیا۔ کلام مقدس میں لکھا ہے ”کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دین آرام کیا۔“ (خروج 20:11)

پہلا دن

پہلے دن خُدا نے زمین کو پیدا کیا جو ایک سیارہ ہے، آسمان بنائے اور ان میں سورج، چاند اور ستاروں کو رکھا۔ ”خُدا نے ابتدا میں زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔ اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندر ہیرا تھا اور خُدا کی روح پانی کی سطح پر جنمیش کرتی تھی۔“ (پیدائش 1:1، 2) خُدا نے روشنی کو بنایا تا کہ دین اور رات ہوں۔ ”اور خُدا نے کہا کہ رُوشنی ہو جا اور رُوشنی ہو گئی۔“ (پیدائش 3:1) پہلے دن خُدا نے زمین کو بنایا اور زمین سنسان تھی اور پانی اُسے ڈھانپنے ہوئے تھا۔ اسلئے انسان، پودے، جانور اور باقی تمام دیکھی اور ان دیکھی چیزوں کو بعد کے دنوں میں تخلیق کیا گیا۔

دوسرا دن:

دوسرے دن خُدا نے فضاء کے پانی کو فضاء کے اوپر کے پانی سے جدا کیا۔ اور خُدا نے فضاء کو ”آسمان“ کہا۔ ”فضاء“ کرہ ہوا کو کہتے ہیں جس سے زمین پر زندگی ممکن ہوئی یعنی کل جاندار ہوا میں سانس لے سکتے ہیں اور پرندے فضاء میں اڑ بھی سکتے ہیں۔

صفحہ 11 کے جوابات: 1۔ پیدائش، خُدا؛ 2۔ ثالوث، باب، بیٹا،
روح القدس؛ 3۔ نیست؟



تیسرا دن

تیسرا دن خدا نے سمندروں کی بنیاد رکھی اور پانی کو ایک جگہ جمع کیا تاکہ خشکی نظر آئے۔ خدا نے خشک زمین اس لیے بنائی تاکہ خشکی پر رہنے والے جاندار زندہ رہ سکیں۔ تیسرا دن ہی اُس نے ہر قسم کے پودے اور درخت اگائے جو اپنی اپنی جنگل کے موافق اپنے ہی اندر تیج رکھتے ہیں۔ یہ تمام پودے اور درخت دیکھنے میں خوش نہایت ہیں اور بہت سے پھل دار درخت اور پودے ہماری خوراک کا سبب بھی ہیں۔

چوتھا دن

چوتھے دن خدا نے سورج، چاند اور ستارے بنائے۔ سورج حرارت اور روشنی مہیا کرتا ہے جو زندگی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ چاند سورج کی روشنی کو منعکس کرتا اور ستارے زمین پر چلنے کیلئے ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ لاتعدا اجرام فلکی ہمیں پھر بھی خدا ہر ایک کو جانتا ہے اور وہ انکو ان کے ناموں سے پکارتا ہے۔ زبور نو میں ہمیں بتاتا ہے، ”وَهُوَ ستاروں کو شمار کرتا ہے۔ اور ان سب کے نام رکھتا ہے“ (زبور 4:147)۔ کیونکہ اُسی نے سورج، چاند اور ستارے بنائے اور ان کو آسمان میں رکھا اس لیے وہ ان کو نام بنام جانتا ہے۔

پانچواں دن:

پانچویں دن خدا نے مجھلیاں اور تمام سمندری جانداروں کو بنایا اور فضاء

میں اُڑنے والے پرندے بھی بنائے۔ اُس نے پرندوں اور مجھلیوں کو ایسا بنایا کہ وہ اپنی جنس بڑھاسکتے ہیں اور ان میں اُڑنے اور تیرنے کی صلاحیت بھی موجود ہوتی ہے۔

چھٹا دن:

چھٹے دن خُدا نے خشک زمین پر رہنے والے جاندار بنائے مثلاً مویشی، جیسے گائے اور بھیڑیں وغیرہ۔ جنگلی جانوروں میں شیر اور بیچھو وغیرہ اور اُسی طرح رینگنے والے جانور مثلاً سانپ اور چھپکلی وغیرہ۔ خُدا نے زمین کے ان تمام جانداروں میں انکی جنس آگے بڑھانے کی صلاحیت بھی رکھی۔ چھٹے دن خُدا نے (پہلے انسان) آدم اور حوا کو بھی بنایا۔ خُدا نے انسان کو باقی تمام مخلوقات سے ہٹ کر بڑے خاص طریقے سے بنایا۔ اس کتاب میں ہم اُس خاص طریقے پر غور بھی کریں گے۔

ساتواں دن:

ساتویں دن خُدا نے تخلیق کا کام ختم کیا۔ ”اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دن فارغ ہوا“، (پیدائش 2:2)۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خُدا تھک گیا تھا بلکہ باابل مُقدس پیدائش کی کتاب (31:1) میں ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ خُدا نے دُنیا اور جو کچھ اُس نے بنایا تھا اُس پر نظر کی اور دیکھا کہ سب اچھا ہے یعنی خُدا اپنی تخلیق کو دیکھ کر خوش ہوا۔ اچھا ہے کا دوسرا مطلب بہت اہمیت رکھتا ہے کہ خُدا نے زمین و آسمان، تمام مخلوقات یعنی دیکھی اور

ان دیکھی، زمین اور روحانی تمام چیزوں کو بدی اور گناہ سے پاک اور موت سے آزاد پیدا کیا۔

4. خدا نے زمین و آسمان کو معمول کے میں بنایا۔
5. ہر دن اور پر مشتمل تھا جیسے آج بھی ہے۔
6. کلام مقدس میں خدا نے کام کرنے اور ساتویں دن آرام کرنے کا حکم دیا۔
7. خدا نے ابتداء میں زمین و آسمان کو پیدا کیا اور پہلے دن خدا نے کو بنایا۔
8. دوسرا دن خدا نے کو بنایا۔
9. تیسرا دن خدا نے خشک زمین پر اور بنائے۔
10. چوتھے دن خدا نے اور بنائے۔
11. پانچویں دن خدا نے سمدر کی اور فضاء کے کو بنایا۔
12. پھٹے دن خدا نے اور کو بنایا۔
13. خدا نے زمین و آسمان اور تمام مخلوقات کو سے پاک پیدا کیا۔
14. خدا نے تخلیق کا کام ساتویں دن مکمل کیا، اس دن کو برکت دی اور کیا۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 16 پر کریں)

نظر ثانی

ابتدا میں خُدا ہے ٹالوٹ (خُداباپ، خُداییٹا اور خُدارُوح الْقَدِس) جو یکتا و واحد خُدا ہے نے زمین و آسمان اور تمام دیکھی اور ان دیکھی زمینی اور آسمانی چیزوں کو معمول کے چھ دنوں میں بنایا۔ جب ابتدا میں زمین و آسمان کو خدا نے پیدا کیا تو پہلے دن اُس نے رُوشی کو بنایا دوسرا دن فضاء کے اوپر کے پانی کو فضا کے نیچے کے پانی سے جُدا کیا۔ تیسرا دن سمندر اور خشک زمین اور زمین پر اگنے والے پودے اور تمام درخت بنائے۔ چوتھے دن خُدا نے سورج، چاند اور ستارے تخلیق کئے۔ پانچویں دن خُدا نے سمندر کی مچھلیاں، پانی کے تمام جانور اور ہوا کے پرندوں کو بنایا۔ چھٹے دن خُدا نے زمین پر رہنے والے جاندار بنائے اور اشرف الخلوقات آدم اور حوا کو بھی چھٹے دن ہی تخلیق کیا۔ ساتویں دن خُدا نے کائنات پر نظر کی اور اپنی تخلیق کردہ چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوا اور کہا بہت اچھا ہے کیونکہ خُدا نے اس کائنات کو بدی، گناہ اور موت سے پاک پیدا کیا تھا۔

صفحہ 15 کے جوابات: 4- چھ دنوں؛ 5- صبح، شام؛ 6- چھ دن؛ 7- رُوشی؛
8- فضا؛ 9- پودے، درخت؛ 10- سورج، چاند ستارے؛ 11- مچھلیاں،
جانور، پرندوں؛ 12- آدم، حوا جانوروں؛ 13- بدی؛ 14- آرام۔



امتحانی سوالنامہ

- 1-.....نے زمین و آسمان کو بنایا اور تخلیق کے واقع کا مطالعہ بابل مقدس میں ہم.....کی کتاب سے کر سکتے ہیں۔
- 2-خدا،.....ہے۔ تثییث فی التوحید کے تین اقوام یہ ہیں خدا
اور خدا رُوح.....خدا.....
- 3-خدا نے کائنات کو.....خلق کیا۔
- 4-خدا نے کائنات کو معمول کے.....دنوں میں بنایا۔
- 5-ہر دن.....اور.....پر مشتمل تھا جیسے آج بھی ہے۔
- 6-کلام مقدس میں خدا نے اور ساتویں دن آرام
کرنے کا حکم دیا۔
- 7-خدا نے ابتداء میںو.....کو پیدا کیا اور
پہلے دن اُس نےکو بنایا۔
- 8-دوسرا دن خدا نےکو بنایا۔

- 9- تیسراے دین خُدا نے کو بنایا۔ اور بھی آگائے۔
- 10- چوتھے دین خُدا نے چاند اور بنائے۔
- 11- پانچویں دین خُدا نے اور بنائے۔
- 12- چھٹے دین خُدا نے زمین کے کل دشتی کو بنایا اور اشرف الخلوقات کو بھی بنایا۔ اور
- 13- سب کچھ جو خُدا نے بنایا اچھا اور بدی سے پاک پیدا کیا۔
- 14- ساتویں دین کو خُدا نے برکت دی اور کیا۔
(اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 85 پر کریں)



دوسرا باب ”اشرف الخلوقات“

انسان زمین پر کیسے پہنچا؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خدا نے دنیا میں انسان (آدم اور حوا) کو بنایا اور دنیا میں تمام لوگ آدم اور حوا کی اولاد ہیں۔ اس باب کے اختتام تک آپ یہ بتانے کے قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ دنیا کے پہلے مرد، آدم کو خدا نے کیسے بنایا؟
- ☆ دنیا کی پہلی عورت، حوا کو خدا نے کیسے بنایا؟
- ☆ خدا نے انسان کو بے گناہ خلق کیا۔ اور خدا اُن سے کتنی محبت رکھتا تھا؟



خدا نے آدم اور حوا کو ایک خوبصورت باغ میں رکھا۔

جب اخبار نویس خبر لکھتے ہیں تو وہ اُس خبر کے مضمون کی ایک بڑی سُرخی لگاتے ہیں اور پھر اُس خبر کی تفصیل پیان کرتے ہیں کہ یہ کیسے ہوا، کیوں ہوا، کب ہوا اور اُس واقع میں کتنے لوگ شامل تھے۔ اسی طرح کائنات کی تخلیق کیسے ہوئی اور انسان کی زندگی کی ابتدا کیسے ہوئی یہ سب تحریر کرنے کی ذمہ داری خدا نے موئی کو دی۔

موئی نے باطل مقدس کی پہلی پانچ کتابیں خدا کے جلال کے لیے تحریر کیں۔ پیدائش کی کتاب میں موئی نے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ خُد انے کائنات چھ دنوں میں کیسے بنائی اور اُس نے پہلے مرد (آدم) اور پہلی عورت (حوا) کو کیسے تخلیق کیا۔

انسان بدر سے ترقی کر کے نہیں بنتا اور نہ ہی انسان کی پیدائش اتفاقی یا حادثاتی طور پر ہوئی بلکہ خُد انے آدم کو ”نیست“ سے بنایا یعنی اُس نے آدم کو زمین کی مٹی سے بڑے ہی خاص طریقہ سے پیدا کیا۔ جس طرح کمہار گندھی ہوئی مٹی لیتا اور اسے برتن کی ایک خوبصورت شکل دیتا ہے اُسی طرح خُد انے بڑی احتیاط سے زمین کی مٹی سے آدم کو بنایا۔

آدم کا جسم اور اُس کے انдр وہی اعضاء خُد انے مٹی سے بنائے لیکن آدم کا جسم اور اُس کے اندر وہی اعضاء بنانے سے وہ انسان نہیں بن گیا تھا بلکہ کلامِ مقدس ہمیں بتاتا ہے کہ خُد انے، ”آدم کے نہنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور وہ جیتی جا ن ہوا۔“ (پیدائش: 7) کیونکہ انسان میں خُد انے زندگی کا دم پھونکا اسلئے وہ اشرف الخلوقات

ہے۔ یہی بات آدم کی پیدائش کو باقی جانداروں سے منفرد بناتی ہے۔

خُدا نے انسان کو روح بخشی جس کے سبب وہ زندگی رکھتا ہے۔ جسم اور روح مل کر ہی زندہ انسان بنتے ہیں۔ روح کے سبب ہی انسان میں زندگی کے ثمرات عقل، سوچ، سمجھ، جذبات اور احساسات وغیرہ پائے جاتے ہیں اور اصل زندگی انہی ثمرات کو ہی کہتے ہیں۔

جب روح جسم سے جدا ہوتی ہے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے لیکن روح جسم سے جدا ہو کر بھی زندہ رہتی ہے۔ جسم گل سڑ کر خاک رہ جاتا ہے جس سے انسان کا جسم بنتا ہے لیکن روح برقرار رہتی ہے۔ روزِ آخرت میں خُدا روح اور جسم کو بقا کی حالت میں پھر زندہ کرے گا۔

خُدا نے آدم کو بہت ہی خوبصورت اور عقل مند بنایا۔ اُس نے آدم کو تمام جانداروں کے نام رکھنے کو کہا کیونکہ خدا نے آدم کو اشرف الخلوقات بنایا تھا اس لیے تمام جانداروں کے نام رکھنے میں اُسے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ خُدا نے آدم کو یہ صلاحیت بھی عطا کی کہ وہ سب چیزوں کا جو خُدا نے پیدا کیں ہیں خیال رکھے۔

1..... نے انسان کو تخلیق کیا۔

2۔ خُدا نے انسان کو زمین کی..... سے بنایا۔

3۔ خُدا نے آدم میں کا دم پھونکا۔

4۔ خُدا نے آدم کو آدمی بنایا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 24 پر ملاحظہ کریں)

خُدا نے نسلِ انسانی کا آغاز آدم کی تخلیق سے کیا یعنی آدم زمین پر پہلا انسان تھا جسے خُدا نے مٹی سے بنایا اور اس میں زندگی کا دم پھونکا۔ لیکن پہلی عورت (حوا) کو خُدا نے کیسے تخلیق کیا؟ باabel مقدس بیان کرتی ہے کہ خُدا نے پہلی عورت (حوا) کو آدم کی پسلی سے بنایا۔ کیونکہ جب خُدا نے دیکھا کہ زمین پر آدم کی مانند اسکا کوئی بھی مددگار نہیں تو خُدا نے کہا، ”آدم کا اکیلار ہنا اچھا نہیں۔“ (پیدائش: 18:2)

خُدا نے آدم پر گھری نیند ٹھیجی ایسی نیند جسے ہسپتال میں بے ہوشی کے وقت ہوتی ہے۔ جب آدم گھری نیند سو گیا تو خُدا نے اُسکی ایک پسلی نکال کر اس میں گوشت بھر دیا اور جو پسلی آدم سے نکالی گئی تھی خُدا نے اس سے ”پہلی عورت“ حوا کو تخلیق کیا جو اس (آدم) کی مانند تھی۔

خُدا نے حوا کو آدم کی بیوی اور زمین پر اس کی مددگار بنایا۔ خُدا نے خالق حقیقی ہوتے ہوئے اپنی قدرت سے یہ سب کچھ کیا جس کی گواہی باabel مقدس سے ہمیں ملتی ہے جس پر ہمارا کامل یقین اور ایمان ہے۔

پھر خدا حوا کو آدم کے پاس لایا تاکہ وہ اُس کی بیوی بنے۔ آدم جانتا تھا کہ خدا نے حوا کو اُسی میں سے نکالا ہے۔ پس اُس نے اپنی شریک حیات کو عورت کہا، کیونکہ اُس کو آدم میں سے نکلا گیا تھا۔ ”آدم نے کہا یہ تو میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اس لیے ناری کہلانے کی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی۔“ (پیدائش 23:2) خدا نے مرد اور عورت کو شادی کے بندھن میں باندھا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خُد اُسلِ انسانی کی ترقی اس پہلے جوڑے سے کرنا چاہتا تھا۔

خُدانے انہیں شادی کے بندھن میں باندھاتا کہ مرد اور عورت ایک دوسرا سے رفاقت رکھیں اور اولاد پیدا کریں اور والدین بن کر ان بچوں کی پروشوں کریں۔ شادی ایک برکت ہے جس سے نسلِ انسانی ترقی کرتی ہے اور یہ برکت خُدا کی طرف سے انسان کو ملی ہے۔

5۔ خُدانے کو آدم کی پسلی سے بنایا۔

6۔ خُدا چاہتا ہے کہ ایک اور ایک شادی کے بندھن میں باندھے جائیں۔

7۔ شادی ایک ہے جو خُدانے انسان کو عطاۓ کی ہے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 26 پر ملاحظہ کریں)

خُدا نے انسان کو اپنی صورت اور شبیہ پر پیدا کیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اور خدا کی شکل ایک جیسی ہے کیونکہ ”خُدا روح ہے۔“ (یوہنا 4:24) جبکہ ہم گوشت اور خون سے بنائے گئے ہیں۔ خدا کی شبیہ کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا یعنی خُدا نے اپنی تمام صفات کو انسان میں رکھا۔

آدم اور حوا جانتے تھے کہ ان کا بہترین دوست خُدا ہے اور وہ ان سے کیا کام لینا چاہتا ہے۔ آدم اور حوا بھی چاہتے تھے کہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کریں لیکن، بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کی مرضی کی نسبت اگر وہ اپنی مرضی پر چلیں گے تو زیادہ خوش رہ سکتے ہیں۔

آدم اور حوا خُدا کی رفاقت میں بالکل خوش اور پوری طرح مطمین زندگی بسر کر رہے تھے۔ کیونکہ خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے اور اُس کی خدمت کرنے میں ہی خوشی اور اطمینان ہوتا ہے۔ آدم اور حوا خوشی سے خُدا کی خدمت کرتے اور اُس کی مہربانی کیلئے اُس کی شکرگزاری کرتے تھے۔

آدم اور حوا کو خُدا نے باغِ عدن میں رکھا۔ ایک خوبصورت باغ جو پودوں اور پھلدار درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ باغ کی خوبصورتی، کھانے کے تمام پھل اور ٹھنڈے وقت روزانہ رفاقت سے آدم اور حوا خُدا کی محبت کو بخوبی جان چکے تھے۔

خُدا نے تمام مخلوقات کا خیال رکھنے کا اختیار بھی آدم اور حوا کو دیا ہوا تھا۔ اس لیے آدم اور حوا کا پسندیدہ کام خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنا، اس کی فرمانبرداری کرنا اور اس کی پرستش و شکرگزاری کرنا ہی تھا۔

8۔ خُدا نے انسان کو اپنی..... پر پیدا کیا۔

9۔ آدم اور حوا خُدا کے ساتھ رفاقت رکھنے اور اسکی میں خوش تھے۔

10۔ خُدا نے عدن میں ایک لگایا تا کہ آدم اور حوا کو معلوم ہو

کہ خُدا ان سے محبت کرتا ہے

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 28 پر ملاحظہ کریں)



نظر ثانی

خُدا نے انسان کو ایک خاص طریقے سے خلق کیا یعنی صرف انسان ہی ہے جس کو اُس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی صورت و شبیہ پر پیدا کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا۔ خدا کی فطرت انسان میں اُس وقت منتقل ہوئی جب اُس نے زمین کی مٹی سے آدم کو بنایا اور اُس میں زندگی کا دم پھونکا جس سے وہ جیتی جان ہو۔۔۔

حوالہ کو خُدا نے آدم کی پسلی سے اُس کی مانند اُس کا ایک مردگار بنایا۔ خدا حوا کو آدم کے پاس لایا اور برکت دی یعنی اُن کو ایک بندھن میں باندھا۔ خدا چاہتا تھا کہ نسل انسانی کی ترقی اسی طرح ہو اور آدم اور حوا والدین بن کر بچوں کی پروش بھی کریں۔

خُدا نے انسان کو بنایا تاکہ انسان خُدا سے رفاقت رکھے، اُسکی پرستش و شکر گزاری کرے اور اُسکی خدمت میں مصروف رہے۔ خُدا نے عدن میں ایک باغ لگایا جو پودوں اور پھلدار درختوں سے بھرا تھا اور آدم اور حوا کو اُس میں رکھا۔ اور خُدا نے انسان کو باقی تمام مخلوقات پر اختیار بھی بخشنا۔

امتحانی سوالنامہ

-نے انسان کو پیدا کیا۔ 1
- 2۔ خُدا نے انسان کو سے بنایا۔
- 3۔ خُدا نے انسان میں پھونکا تو وہ جیتی جان ہوا۔
- 4۔ خُدا نے انسان کو بہت ہی یعنی اپنی فطرت پر بنایا۔
- 5۔ خُدا نے کو آدم کی پہلی سے بنایا۔
- 6۔ خُدا نے آدم اور حوا کو ایک میں باندھ کر کی بنیاد رکھی۔
- 7۔ شادی ایک ہے جو خُدا نے ہمیں عطا کی۔
- 8۔ خُدا نے آدم اور حوا کو اپنی پر بنایا۔
- 9۔ آدم اور حوا خُدا کی میں خوش تھے۔
- 10۔ خُدا انسان سے پیار کرتا ہے جس کے ثبوت میں اُس نے انسان کیلئے ایک خاص لگایا اور اُس میں انسان کو رکھا۔
- (اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

صفحہ 26 کے جوابات: 8۔ صورت و شبیہ 9۔ خدمت 10۔ باغ





تیسرا باب

ابلیس، بدرو حیں اور فرشتے

خُدا نے زمین و آسمان اور انسان کو تخلیق کیا۔ مگر دنیا دُکھوں اور تکلیفوں کا گھر کس طرح بن گئی؟۔ اور انسان بھی ہر طرح کی خوشی سے بھر پور زندگی بسر کر رہا تھا تو پھر کیسے انسان اور تمام مخلوقات خدا کے جلال سے محروم ہو گئے۔ بالکل مُقدَّس سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ یہ دنیا اُس وقت دُکھوں کا گھر بنی جب انسان گناہ میں گرا یعنی خدا کے حکم کو توڑ کر انسان اپنی مرضی کی راہ پر چلا۔ گناہ کے سبب انسان اور زمین و آسمان دُکھوں، تکلیفوں اور موت کا شکار ہو گئے۔



یسوع کے جی اٹھنے کی خبر سب سے پہلے فرشتے نے دی۔

اس طرح ذیا انسان کے گناہ کے سبب دکھوں اور تکلیفوں کا گھر بن گئی۔ انسان سے پہلے ابلیس (جو ایک مقرب فرشتہ تھا) اور اُس کے ساتھی ایک تہائی فرشتوں نے بھی خدا کے خلاف بغاوت کر دی۔ یہ باغی فرشتہ ابلیس اور باقی ایک تہائی فرشتے بدرو جیں بن گئے اور وہ بھی دُنیا میں دکھوں اور تکلیفوں کا باعث ہیں۔ پاک فرشتے خدا کی فرمانبرداری میں رہتے اور خدا کی مرضی کو پورا کرتے ہیں۔ شیطان اور بدرو جیں خدا کی مرضی کے مخالف ہیں۔

اس باب کے مطالعہ سے آپ یہ بتانے کے قابل ہو جائیں گے کہ:

شیطان کہاں سے آیا؟ ☆

خدا کے فرمانبردار فرشتے کس طرح خدا کی خدمت کرتے
ہیں؟ اور ☆

ابلیس اور بدرو جیں کیسے خدا کی مرضی کی مخالفت کرتے ہیں؟ ☆

بانبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے کائنات کو چھ دنوں میں تخلیق کیا۔ پیدائش 1:2 میں بزرگ موئی لکھتے ہیں، ”سو آسمان اور زمین اور اُنکے کل لشکر کا بنانا ختم ہوا۔“ پُس رسول لکھتے ہیں، ”کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اندر دیکھی۔“ (کلنسیوں 16:1)

اس کا مطلب ہے کہ فرشتے بھی انہی چھ دنوں میں بنائے گئے۔ لفظ ”فرشتہ“

کا مطلب ہے پیغام رسال یا پیغامبر۔ فرشتے فوق الفطرت آسمانی ہستیاں ہیں اور خدا نے ہی انھیں تخلیق کیا ہے (زبور 148: 2-5) جو خدا کی مرضی کو بجالانے کے لیے اُس کے پیغام رسال ہیں۔ خدا نے فرشتوں کو پاک پیدا کیا (پیدائش 31: 1) (یہودہ کا خط 6 آیت) لیکن اپنے آزمائشی عرصے کے دوران ان میں سے کچھ اپنی مخصوصیت گناہ بیٹھے (2۔ پطرس 4: 2، یہودہ 6 آیت)۔

خدا نے فرشتوں کو بھی انسان کی طرح آزاد مرضی پر پیدا کیا یعنی وہ خدا کے فرمان بردار بھی رہ سکتے ہیں اور نافرمان بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن خدا کی مرضی یہ ہے کہ انسان اور فرشتے اپنی مرضی سے اُس کی فرمان برداری کریں۔

بائل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ ابلیس اور اُس کے ساتھ ایک تہائی فرشتوں نے اپنے خالق خدا کی نافرمانی کی اور اُس کے خلاف بغاوت کی۔ کلام مقدس میں لکھا ہے ”اور جن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُن کو اُس نے دائیٰ قید میں تارکی کے اندر روزِ عظیم کی عدالت تک رکھا ہے۔“ (یہودہ 6)

شیطان اور اُس کے فرشتوں نے گناہ کیا یعنی انہوں نے خدا کے ساتھ بغاوت کی۔ خدا نے ان فرشتوں کو دوسرا موقع نہیں دیا بلکہ ان باغی فرشتوں کو آسمان سے گرا دیا جنہیں روزِ عدالت کے بعد ہمیشہ کی سزا کے لیے تارکی کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ ہی باغی فرشتے بدروجیں بن کر خدا کی نافرمانی کرتے ہیں۔ وہ خدا کی

فرمانبرداری کرنی نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا کی خدمت کرنا نہیں چاہتے بلکہ وہ صرف گناہ ہی کر سکتے ہیں۔

پاک فرشتے خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا سے پیار کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اُس کا جلال دیکھتے رہتے ہیں۔ یسوع نے کہا، ”آسمان پر ان کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔“ (متی 10:18)۔ پاک فرشتے گناہ نہیں کرتے بلکہ وہ خدا کی خدمت کرنے اور اُس کی مرضی بجالانے میں خوش رہتے ہیں۔

خدا کی تمام مخلوقات میں سے طاقتور مخلوق فرشتے ہی ہیں۔ پولوس رسول لکھتے ہیں، ”جب خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھر کتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔“ (2 تحلسلنیکیوں 1:7) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو طاقت فرشتوں کے پاس ہے وہ طاقت انسان کے پاس نہیں۔ تاہم فرشتے خدا کے اختیار میں ہیں کیونکہ وہ خالق، قادرِ مطلق اور مالکِ کل ہے۔

ہم یہ تو نہیں جان سکتے کہ فرشتوں کی تعداد کتنی ہے مگر کلامِ مقدس کے مطابق فرشتوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو کم یا زیادہ نہیں ہو سکتی کیونکہ فرشتوں کو روزِ آخرت تک موت نہیں آسکتی اور نہ ہی وہ اپنی نسل کی افزائش کرتے ہیں۔

1-خُدا نے انسان اور فرشتوں کو مرضی پر کیا۔

2-ابلیس اور اُس کے فرشتوں نے خُدا کی کی۔

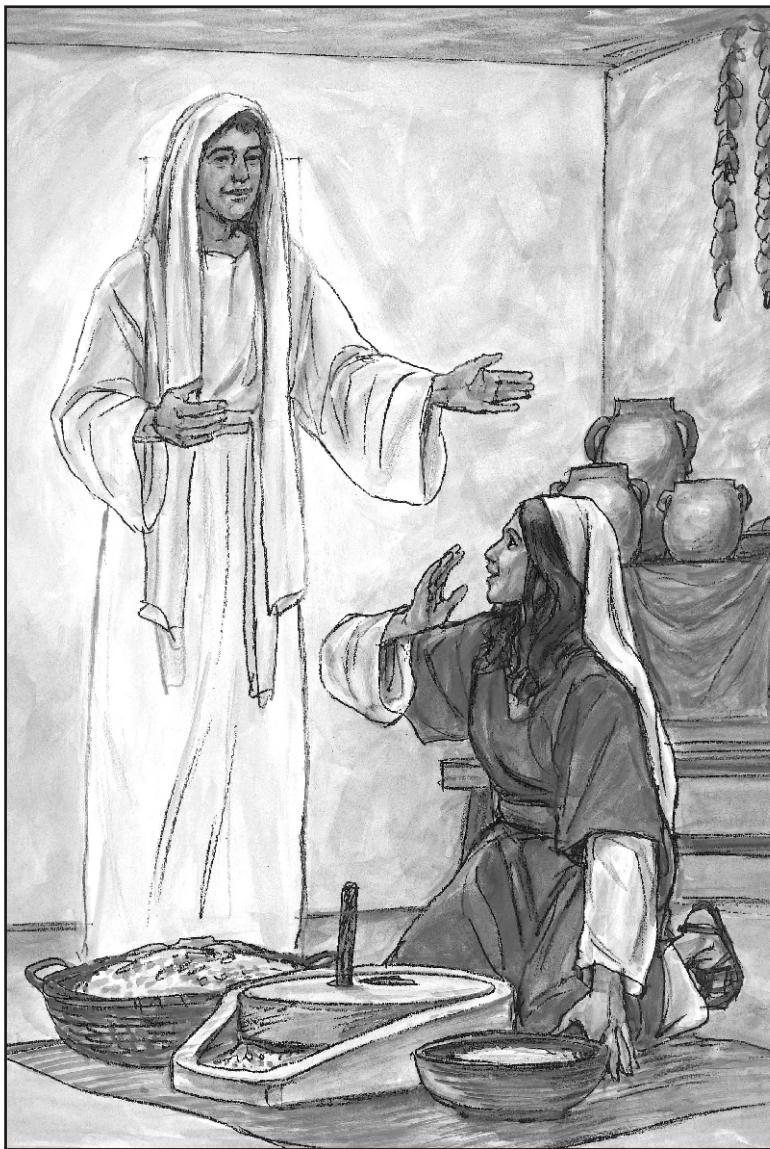
3-پاک فرشتے خُدا کی کرتے ہیں۔

4-فرشته فوق الفطرت بیں جو بڑی تعداد میں ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 36 پر ملاحظہ کریں)

پاک فرشتوں سے خدا پیغام رسانی کی خدمت لیتا ہے اور وہ ہمیشہ اُس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہ فرشتے برگزیدہ لوگوں کی حفاظت کی خدمت پر بھی معمور کیے گئے ہیں۔ زبور 11:91-12 آیت میں یوں مرقوم ہے، ”کیونکہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دیگا کہ تیری سب را ہوں میں تیری حفاظت کریں۔ وہ ٹھجھے اپنے ہاتھوں پر اٹھالیں گے تاکہ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لے۔“ پاک فرشتوں کے پاس پیغام رسانی کی بھی خدمت موجود ہے مثال کے طور پر مقدسہ مریمؑ کے پاس فرشتہ ہی پیغام لایا، سب سے پہلے فرشتوں ہی نے یسوع مسیح کے تجسم کی خوشخبری دی اور یسوع مسیح کے جی اٹھنے کی خبر بھی فرشتوں ہی نے سب سے پہلے پہنچائی اور پاک فرشتے ہی ایمانداروں کی روحیں آسمان پر لے جاتے ہیں۔

ابلیس اور اُسکے فرشتے خُدا اور انسان کے دشمن ہیں۔ ممکن ہے کہ کچھ لوگ شیطان پر ہنستے ہوں کہ وہ کسی مسخرے کی طرح کا ہے۔ مثلاً اُسکی کائنے دار دُم، سر پر



فرشتنے اس سے کہا اے مریم خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ
پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا۔

سینگ بد صورت و بھیا نک منہ ہے اور ہاتھ میں ایک تیز کانٹے دار تھیا رہی ہے۔ تاہم باسل مقدس شیطان کو ایک جھوٹ اور قاتل کی صورت میں بیان کرتی ہے۔ وہ جھوٹ بولتا ہے تاکہ ہمیں خدا سے باغی کر سکے اور ہم پر الزام بھی لگا سکے۔ وہ ہمیں یہ سوچنے پر اکساتا ہے کہ خدا کے ساتھ رفاقت اور اُسکی فرمانبرداری سے کوئی خوشی نہیں مل سکتی۔ بلکہ اُس (شیطان) کی خدمت اور رفاقت میں ہی خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ تاہم وہ ایک جھوٹا اور قاتل ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان اُسکے ساتھ ابدی موت میں رہے اور دنیا میں بھی دُکھ ہی اٹھائے۔

کائنات، انسان اور تمام دیکھی اور ان دیکھی مخلوقات میں گناہ اور موت کیسے داخل ہوئے؟۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ مخلوقات مثلاً ابلیس، فرشتوں اور انسان کے باغی ہو جانے کے سبب تمام مخلوقات اور کائنات گناہ اور موت کا شکار ہو گئے۔

- 5۔ خدا پاک فرشتوں کو برگزیدہ لوگوں کی کیلئے مقرر کرتا ہے۔
- 6۔ پاک فرشتے ایمانداروں کی روحوں کو..... پر لے جاتے ہیں۔
- 7۔ باسل مقدس بیان کرتی ہے کہ شیطان..... اور..... ہے۔
- 8۔ شیطان چاہتا ہے کہ ہم..... کریں اور..... سے دُور چلے جائیں۔
- 9۔ وہ ہمیں یہ..... پر اکساتا ہے کہ خدا کی خدمت اور اُسکی..... سے ہمیں کوئی خوشی نہیں مل سکتی۔



10۔ ابلیس، فرشتوں اور انسان کے..... میں گرنے سے تمام مخلوقات اور کائنات دُکھ اور موت کا گھوارہ بن گئی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 38 پر ملاحظہ کریں)

نظر ثانی

جب خدا نے چھ دنوں میں زمین و آسمان کو بنایا تو انھی چھ دنوں میں ہی اس نے تمام دیکھی اور ان دیکھی مخلوقات کو بھی تخلیق کیا۔ خدا نے انسان اور فرشتوں کو آزاد مرضی پر پیدا کیا۔ یعنی وہ خدا کی فرمانبرداری اور نافرمانی کرنے میں آزاد ہیں کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ انسان اور تمام مخلوقات اپنی مرضی سے اُسکے ساتھ رشتہ، رفاقت اور محبت رکھیں۔ ابلیس اور اُسکے فرشتوں نے خدا کی نافرمانی کرنا اور اُس کے خلاف بغاوت کرنا پسند کیا اور خدا نے ان کو اپنے حضور سے نکال دیا۔ آج وہ ہی فرشتے بدرو جیں بن کر انسان کو دکھوں اور تکلیفوں میں بنتا کرتے ہیں مگر روزِ عدالت انکو ہمیشہ کی سزا کے لیے تاریکی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ لیکن اس کے بر عکس پاک فرشتوں نے خدا کی فرمانبرداری، خدمت اور رفاقت کو چھتا اور وہ خوشی سے اُنکی مرضی کو بجالاتے ہیں۔ خدا پاک فرشتوں کو اپنے احکام کی تعمیل کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ ابلیس اور اُس کے فرشتے خدا اور انسان کے دشمن ہیں۔ ابلیس، فرشتوں اور انسان کے باغی ہو جانے کے سبب تمام مخلوقات اور کائنات گناہ اور موت کا شکار ہو گئے۔

امتحانی سوالنامہ

- 1- خُدا نے انسان اور فرشتوں کو مرضی پر کیا اس لیے ان سے خُدا کی نافرمانی ہو سکتی ہے۔
- 2- ابليس، اُس کے فرشتوں اور اُسکے پیروکاروں نے خُدا کی کی اور اُس کے خلاف بغاوت کی۔
- 3- پاک فرشتے خُدا کی کرتے ہیں۔
- 4- آسمان پر فرشتے تعداد میں ہیں۔
- 5- خُدا پاک فرشتوں کو برگزیدہ لوگوں کی کیلئے مقرر کرتا ہے۔
- 6- پاک فرشتے ایمانداروں کی روحوں کو پر لے جاتے ہیں۔
- 7- باہل مقدس بیان کرتی ہے کہ شیطان اور ہے۔
- 8- شیطان چاہتا ہے کہ ہم کریں اور سے دور چلے جائیں۔
- 9- وہ ہمیں یہ پر اکساتا ہے کہ خُدا کی خدمت اور اُسکی میں ہمیں کوئی خوشی نہیں مل سکتی۔
- 10- ابليس، فرشتوں اور انسان کے میں گرنے سے تمام مخلوقات اور کائنات دُکھ اور موت کا گھر بن گئی۔
 (اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 8 پر ملاحظہ کریں)

صفحہ 36-37 کے جوابات: 5- حفاظت؛ 6- آسمان؛ 7- جہودا، قاتل؛

8- گناہ، خُدا؛ 9- سوچنے، فرمانبرداری؛ 10- گناہ۔





چوتھا باب

دُنیا اور انسان پر گناہ کے اثرات

سب سے پہلے ابليس اور اُس کے فرشتوں کے گناہ اور بدی کا شکار ہوئے مگر ابليس اور اُس کے فرشتوں کے گناہ میں گرفتار ہوئے۔ یہ کائنات گناہ آلوہ نہیں ہوئی بلکہ ذمیا آدم اور حوا کے گناہ کے سبب سے ذکھوں، تکلیفوں اور موت کا شکار ہوئی۔ اس باب کے کمل مطالعہ کے بعد آپ یہ بتانے کے قابل ہو جائیں گے کہ:



اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے
درمیان عداوت ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اسکی ایڑی پر کاٹے گا۔

☆ آدم اور حوا کی زندگی پر گناہ کے اثرات کیا تھے؟ اور

☆ دنیا پر گناہ کے اثرات کیا ہیں؟۔

آدم اور حواباغ عدن کے ہر درخت کا پھل کھا سکتے تھے مگر ایک درخت جو باغ کے نیچے میں تھا خدا نے اُس درخت کا پھل کھانے سے منع کیا۔ خدا نے کہا ”لیکن نیک و بد کی پیچان کے درخت کا (پھل) کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا۔“ (پیدائش: 2: 17)

اُس درخت پر کس قسم کا پھل تھا؟ ہم نہیں جانتے مگر وہ پھل کیونکہ خدا کے کلام (حکم) کے ساتھ مسلک تھا اس لیے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ وہ الفاظ خدا کا حکم تھے کہ اُس درخت کا پھل کبھی نہ کھانا؟ آدم اور حوا سے خدا بہت محبت رکھتا تھا اس لیے باغ کا ہر پھل کھانے کی انبیاء اجازت تھی اور صرف ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا گیا تھا۔

آدم اور حوا خدا کے اُس حکم کی تابع فرمائی کر کے یعنی اُس ایک درخت کا پھل نہ کھا کر خدا کے ساتھ محبت اور شکر گزاری کا اظہار کر سکتے تھے اور ان میں اس اظہار کی صلاحیت بھی موجود تھی۔ پھر بھی ابلیس نے حوا کو بہ کیا کہ وہ خدا کی نافرمانی کرے۔

ابلیس سانپ میں سماع گیا اور سانپ نے حوا سے کہا، ”کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟۔“ (پیدائش: 3: 1) حوانے سانپ سے

کہا کہ خدا نے تو ایسا نہیں کہا بلکہ وہ باغ کے کسی بھی درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتے ہیں صرف ایک درخت کے پھل کے بارے میں حکم ہے کہ نہ کھانا اور نہ مر جاؤ گے۔ ”پر جو درخت باغ کے پیچے میں ہے اُس کے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اُسے کھانا اور نہ چھونا اور نہ مر جاؤ گے۔“ (پیدائش 3:3)

ابلیس نے ہوا کے ساتھ بہت ہی بڑا اور خطرناک جھوٹ بولا۔ اُس نے ہوا سے کہا کہ اگر تم اُس درخت کا پھل کھاؤ گے تو ہرگز نہ مرو گے کیونکہ خدا نہیں چاہتا کہ تم اُس درخت کا پھل کھا کر خدا کی مانند بن جاؤ۔ حوانے ابلیس کے اس جھوٹ کو سچ مان لیا اور اُس میں سے خدا کی مرضی پورا کرنے کی خواہش جاتی رہی۔ اُس نے اپنے پاک اور محبت کرنے والے خدا پر شک کیا کہ خدا نے انہیں اس بہت بڑی نعمت اور برکت سے صرف اس لیے محروم رکھا کہ وہ اُس کی مانند ہو جائیں گے۔ پھر اُس نے اُس پھل میں سے لیا اور کھایا اور آدم کو بھی دیا۔ اس طرح ان سے خدا کی نافرمانی ہوئی۔

1۔ خدا نے آدم اور ہوا کو و کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع کیا۔

2۔ آدم اور ہوا ایک درخت کے سوا باقی درختوں کا پھل کھا سکتے تھے۔

3۔ سانپ میں سماع گیا اور حوا کو اس نے بہکایا۔

4۔ حوانے اُس پھل میں سے لیا اور کوہجی دیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 44 پر ملاحظہ کریں)

آدم اور حوانے خدا کے خلاف گناہ کیا اُس کی شریعت کو توترا اور ان کے اندر سے خدا کی محبت جاتی رہی۔ خدا کی محبت سے خالی ہو جانے کے سب وہ خدا کو دوست کی بجائے دشمن سمجھنے لگے۔ وہ خدا کے حکموم کی بجا آوری نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کی فطرت بدل گئی تھی اور اب ان کی فطرت میں خدا سے بغاوت پائی جاتی تھی۔ خدا سے ان کی رفاقت ٹوٹ چکی تھی۔ گناہ کے سب انکی زندگی میں لالج، خود غرضی، ایک دوسرے کے ساتھ محبت میں کمی پیدا ہو چکی تھی اور موت کے خوف نے انھیں ہر طرح سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ گناہ نے ان کو اتنا کمزور کر دیا کہ وہ خدا سے ڈر کر پتوں میں چھپ گئے مگر پتے ان کو چھپانے سکے۔ پھر انھوں نے اپنے آپ کو چھپانے کی ایک اور کوشش کی یعنی انھوں نے ایک دوسرے پر الزام لگائے۔ آدم نے حوا پر اور حوانے سانپ پر الزام لگا کر انپے آپ کو چھپانے کی آخری اور ناکام کوشش کی۔

خدا نے آدم سے پوچھا، ”کیا تو نے اُس درخت کا پھل کھایا؟ جس کی بابت میں نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا۔“ (پیدائش 11:3) ”آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔“ (پیدائش 12:3) آدم نے الزام لگایا کہ یہ حوا کی غلطی ہے جس کے سبب اُس

سے گناہ ہوا۔ آدم نے حوا کو اُس کے ساتھ کر دینے کا خدا پر بھی الزام لگایا کیونکہ خدا ہی نے حوا کو اُس کا مددگار بنایا تھا۔ حوانے بھی خدا کی نافرمانی کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اُس نے گناہ کی تمام ذمہ داری سانپ پر ڈال دی۔ حوانے بھی اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کی ایک ناکام کوشش کی۔ ”اُس نے کہا کہ سانپ نے مجھ کو بہ کایا تو میں نے کھایا۔“ (پیدائش: 3:13)

اس طرح آدم اور حوا کے سبب گناہ کی تاثیر تمام لوگوں میں پھیل گئی۔ خدا نے آدم اور حوا کو اپنی صورت و شبیہ پر بنایا تھا۔ ”اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُسکو پیدا کیا۔ نروناری انکو پیدا کیا۔“ (پیدائش: 1:27) اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے انسان میں اپنی تمام صفات کو رکھا جس میں آزاد مرضی بھی خدا کی طرف سے خدا کی ایک صفت انسان میں موجود تھی یعنی خدا نے انسان کو آزاد مرضی پر پیدا کیا کیونکہ خدا اچاہتا ہے کہ انسان اپنی مرضی سے اُس کی فرمانبرداری کرے اور اس کے ساتھ رفاقت رکھے۔

گناہ میں گرنے کے بعد آدم کا ایک بیٹا پیدا ہوا جو اُس کی شبیہ پر تھا۔ ”آدم ایک سوتیس برس کا تھا جب اُس کی صورت اور شبیہ کا ایک بیٹا (سیت) اُس کے ہاں پیدا ہوا۔“ (پیدائش: 5:3) اُس وقت سے تمام بچوں کی صورت و شبیہ انسان کی طرح ہوتی





آدم اور حواسے خُد انے کہا کہ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر زمین کی پیداوار
کھائے گا۔

ہے۔ اب انسان دو قسم کے گناہوں سے دوچار ہے (پہلا) موروٹی گناہ (دوسرا) شخصی گناہ۔ اس لیے ہم میں وہ پاکیزگی نہیں جیسی پاکیزگی کی خدا ہم سے توقع کرتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس ہم میں الیکی چیزیں پائی جاتی ہیں جن سے خدا ہمیں منع کرتا ہے اور خدا چاہتا ہے کہ گناہ کی بیماری سے ہم آزاد ہوں تاکہ موت کا شکار نہ ہوں۔

5۔ آدم اور حوانے خُدا کے حکم کی تعمیل کرنے کی بجائے اپنی کو زیادہ اہمیت دی۔

6۔ آب و خُدا کی اور آپس کی سے خالی تھے۔

7۔ انہوں نے ایک دوسرے پر لگائے تاکہ وہ بے قصور ثابت ہوں۔

8۔ انسان میں دو قسم کے گناہ پائے جاتے ہیں (پہلا) گناہ اور (دوسرا) گناہ کہلاتا ہے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 49 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

کیونکہ ہم اس دُنیا میں گنہ گار پیدا ہوتے ہیں اس لیے ہم جو کچھ سوچتے، کہتے اور کرتے ہیں وہ گناہ آلو دہ ہوتا ہے۔ ہم ہمیشہ دولت، طاقت، شہرت، جائیداد، دُنیا کی خواہش اور جسم کی خواہشات کے مطابق سوچتے ہیں اور خُدا کی محبت سے بڑھ کر ہم میں ذاتی محبت اور دُرسوں کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔

ہماری روحانی زندگی ہی خُدا کے احکامات سے خالی نہیں بلکہ ہماری معاشرتی زندگی بھی خُدا کے کلام سے خالی ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے پڑوں کے ساتھ اپنی مانند محبت رکھیں مگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ خُدا کی مرضی یہ بھی ہے کہ اس نے جن کو ہم پر اختیار دیا ہے ہم ان اداروں اور لوگوں کی تابع فرمانی کرتے رہیں۔ مثلاً حکومت، والدین اور خادم الدین وغیرہ، لیکن ہم ان کی نافرمانی ہی کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ انھیں خُدانے ہمارے اور مقرر کیا ہے۔

ہم بت پرستی، جادوگری، تعویز گندے، پیر پرستی، قسمت پرستی، شگون پرستی اور ایسے کئی قسم کے گناہوں میں بیتلارہتے ہیں اس لیے ہم آپس کی محبت، برداشت، تحمل، مہربانی، نیکی، حلم، پر ہیز گاری، پڑوں سے محبت، خاندانی محبت، والدین کی محبت، ملک و ملت کی محبت اور کلیسا یائی محبت سے دور ہیں۔ ہم میں ان کے لیے نفرت اور حسد پایا جاتا ہے جس کے سبب ہم اکثر تفرقے اور جدائی کا سبب بنتے ہیں۔ آج ہم کلامِ نعمت کو محض پڑھتے اور سنتے ہیں پر اس پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن خُدا فرماتا ہے کہ ہم کلام کو سنیں، پڑھیں اور اس پر عمل بھی کریں۔ خُدا کا کلام ہمارے قدموں کے لیے چراغ اور راہ کیلئے روشنی ہے۔ گناہ کے اندر ہیروں میں بھکتے رہنے کے سبب ہم شکست خورده زندگی بسر کرتے ہیں۔ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ گناہ خُدا کے ساتھ ہمارے رشتے کو بگاڑ دیتا ہے کیونکہ خُدا قدوس ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انسان کامل بنے تاکہ ہمارا رشتہ اور رفاقت خُدا کے ساتھ بحال ہو سکے۔



انجی اب بادشاہ نے نبوت کے تاکستان کو لاٹچ کی بنابر زبردستی حاصل کرنا چاہا۔

بَلْ مَقْدِسٌ مِّنْ يُوْنَكَحًا هُوَ، ”لِمَنْ كَانَ مُكْلِمٌ كُتُمٌ كَانَ مُكْلَمٌ هُوَ جَسِيماً تَمَهَّرَا آهَانِي
بَأَبْلٍ مَقْدِسٍ مِّنْ يُوْنَكَحَا هُوَ،“ (متى 5:48) مُقْدِس يعقوب فرماتے ہیں کہ نافرمانی کا ایک کام
ہی ہمیں عدالت میں لانے کیلئے کافی ہے۔ ”کیونکہ جس نے ساری شریعت پر عمل کیا
اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ سب باتوں میں قصور وار ٹھہرا۔“ (یعقوب 2:10) ہم
سب خدا کے خلاف گناہ کرتے ہیں اور ہر روز ہم سے خطا ہوتی ہے۔ ہم کاملیت کے
نشان کو جو خدا ہم سے چاہتا ہے حاصل نہیں کر سکتے۔ پُوس رسول لکھتے ہیں، ”اس لیے
کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔“ (رومیوں 3:23) ہماری
فطرت میں شخصی اور موروثی گناہ موجود ہے اس لیے ہم سزا کے مستحق ہیں اور گناہ کی سزا
کیا ہے؟۔ خدا کا فیصلہ یہ ہے کہ گناہ کی مزوری موت ہے۔

خدا جانتا ہے کہ انسان گناہ سے آزادی حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ شریعت کو
پورا کر سکتا ہے۔ اس لیے گناہ سے ہماری نجات کے لیے تھی خداوند نے اپنی جان دے
دی تاکہ ہمارے گناہوں کا فدیہ ہو سکے اور ہم ابدی زندگی پا سکیں۔ اب جتنے اس پر
ایمان لاتے ہیں وہ سب گناہوں کی معافی حاصل کرتے ہیں۔ انسان کے لیے گناہوں
کی معافی کا انتظام خدا نے خود کیا ہے۔ کلام مقدس میں یوں لکھا ہے، ”خُذَنَةِ دُنْيَا سے
ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتی بیٹھا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے



ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔” (یوحنا 3:16) یسوع مسیح ہم سکونت کرتا ہے تاکہ جو زندگی اُس نے ہمیں دی ہے وہ زندگی ہم کھونہ دیں۔ اس لیے ہمیں ہمیشہ صرف اُس کے تابع رہ کر زندگی بسر کرنی چاہیے تاکہ ہم ہمیشہ کی زندگی میں قائم رہ سکیں۔ یہی خوشخبری ہے اور اگلے باب میں ہم اسی خوشخبری کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔

9۔ گناہ آلو دنطرت کے سبب ہم جو کچھ اور بیس وہ سب گناہ ہی گنا جاتا ہے۔

10۔ گناہ کی مزدوری ہے۔

11۔ خُد اچاہتا ہے کہ ہم بنیں جیسا وہ کامل ہے۔

12۔ ہم ہیں اور ہم سے ہر روز ہوتی ہے۔

13۔ ہم سب اس لاکنیں کہ ہمیشہ کی موت کا ہم پر صادر ہو۔

14۔ یسوع مسیح نے ہمارے کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کر دی ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اُس کے زندگی بسر کریں۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 52 پر ملاحظہ کریں)

نظر ثانی

خُدا نے آدم اور حوا کو بتایا کہ وہ باغ کے سب درختوں کا پھل کھا سکتے ہیں مگر جو باغ کے نیچے میں تیک و بد کی پہچان کا درخت ہے اُس کا پھل کبھی نہ کھائیں ورنہ مر جاؤ گے۔ لیکن سانپ جو کل دشتی جانوروں میں سے چالاک تھا اب میں اس میں سماع گیا اور سانپ نے حوا کو بہ کایا کہ اگر وہ پھل کھائیں گے تو ہرگز نہ مریں گے بلکہ خدا کی مانند بن جائیں گے۔ حوانے خُدا کی محبت پر شک کیا اور سانپ کی بات کو سچ مان کر وہ پھل کھا لیا اور آدم کو بھی دیا۔ اس طرح آدم اور حوا خُدا کے نافرمان ہو گئے اور ان کی زندگی میں گناہ آگیا۔ جب انہوں نے گناہ کیا تو ان کی فطرت تبدیل ہو گئی اور وہ خُدا اور آپس کی محبت سے خالی ہو گئے۔ آدم اور حوا کی نافرمانی کے سب ساری دنیا میں گناہ پھیل گیا۔ اس لیے ہر انسان میں موروثی اور شخصی گناہ پایا جاتا ہے۔ ہم جو کچھ سوچتے، کہتے اور کرتے ہیں وہ سب گناہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس لیے ہم سب گناہ کی سزا کے لاکن ہیں اور گناہ کی مزدوری موت ہے۔ اس لیے خدا نے ہماری نجات اور مخلصی کے لیے خُداوند یسوع مسیح کو بھیجا۔ یسوع مسیح نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا اور اب وہ ہماری زندگی میں سکونت کرت ہے تاکہ ہم ہمیشہ کی زندگی کھونے دیں اس لیے ہمیں صرف اُس کے تابع زندگی بس کرنی ہے۔

امتحانی سوالنامہ

- 1۔ آدم اور حوا ایک درخت کے سوائے باقی درختوں کا پھل کھا سکتے تھے۔
- 2۔ خدا نے آدم اور حوا کو و کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع کیا۔
- 3۔ نے حوا کو بہر کایا اور اس نے وہ پھل کھالیا۔
- 4۔ حوانے اُس پھل میں سے کو بھی دیا۔
- 5۔ گناہ کے سبب آدم اور حوا کی بگڑ گئی۔
- 6۔ اب وہ خدا کی اور آپس کی سے خالی ہو گئے۔
- 7۔ انسان میں دو قسم کے گناہ پائے جاتے ہیں (پہلا) گناہ اور (دوسرا) گناہ کھلاتا ہے۔
- 8۔ گناہ آلو دفترت کے سبب ہم جو کچھ اور پیں وہ سب گناہ ہی گنا جاتا ہے۔
- 9۔ گناہ کی مزدوری ہے۔
- 10۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم بنیں جیسا وہ کامل ہے۔
- 11۔ ہم ہیں اور ہم سے روز ہوتی ہے۔

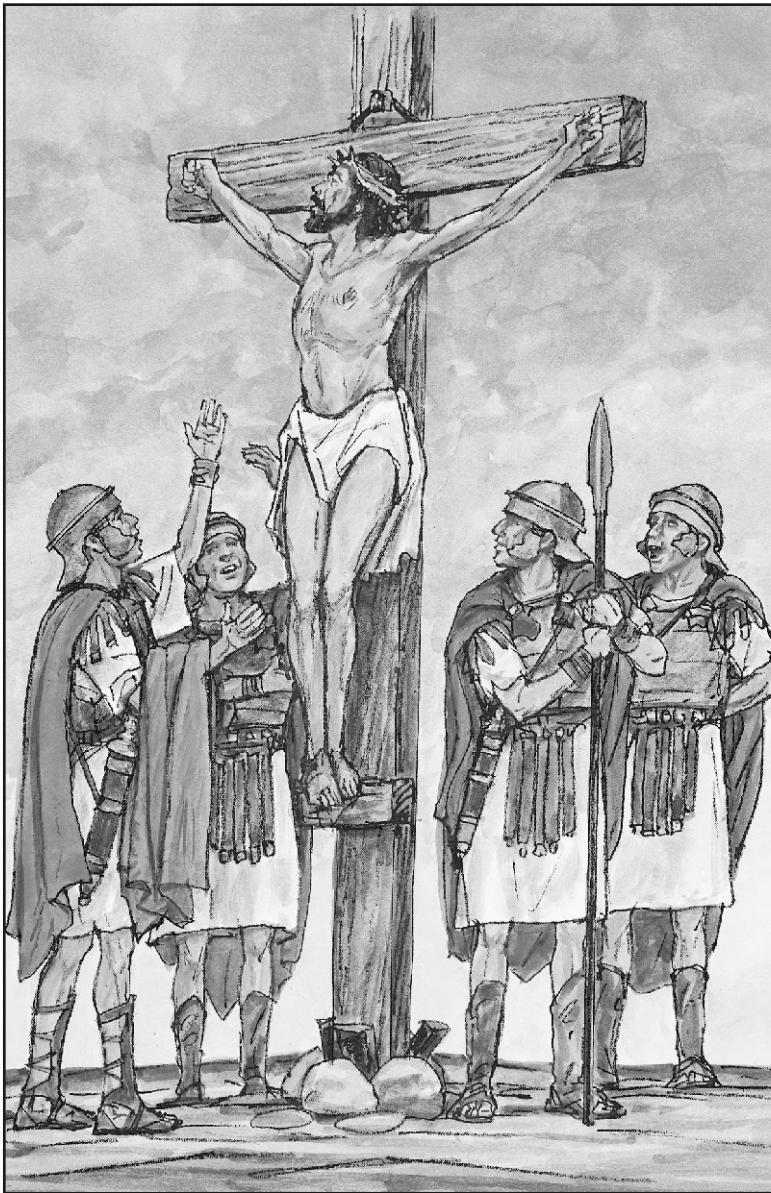
صفحہ 50 کے جوابات: 9۔ کرتے، کہتے، سوچتے؛ 10۔ موت؛ 11۔ کامل؛
12۔ خطکار، خطاء؛ 13۔ حکم؛ 14۔ گناہوں، ساتھ۔



12- ہم سب اس لائق ہیں کہ ہمیشہ کی موت کا ہم پر صادر ہو۔

13- یسوع مسیح نے ہمارے کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کر دی۔

14- ہمیں چاہیے کہ یسوع مسیح کے زندگی بسر کریں۔
(اپنے جوابات کی پڑتاں صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)



خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلو تباہیا گش دیا تا کہ جو کوئی
اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔



پانچواں باب

وعدہ کے مطابق نجات دہندہ کی آمد

پچھلے ابواب میں ہم نے تخلیق کائنات کے بارے میں سیکھا اور پھر ابلیس، فرشتوں، بدروحوں اور انسان کے گناہ میں گرنے کے بارے میں بھی جانا۔ ابلیس اور اُس کی بدروحوں نے خُدا کی نافرمنی کی اور وہ دُنیا میں ہر قسم کے دُکھ اور مصیبت کا سبب بنے اور پھر آدم اور حوانے خُدا کی نافرمانی کی اور انکے گناہ میں گرنے کے سبب دُنیا میں گناہ پھیل گیا۔ تاہم بالکل مُقدس میں گناہ اور موت سے نجات کی خوشخبری دی گئی ہے۔ خُدا ہم سے پیار کرتا ہے اور اُس نے اپنے بیٹے کو اس دُنیا میں بھیجا تاکہ ساری دُنیا کو ان

کے گناہوں سے نجات دے۔ اس باب کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ بتا سکیں کہ:

خُدَانے انسان کو گناہ سے کس طرح بچایا؟ ☆

یَوْمَ تَحْتَنَا هَمَارے گناہوں کا فندیہ کیسے دیا؟ اور ☆

بُوْسِیلہ ایمان ہم کس طرح نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ☆

ابلیس یہ چاہتا ہے کہ جس طرح وہ اور اُس کے فرشتے گناہ کے سبب روکیئے گئے ہیں اُسی طرح انسان بھی گناہ کے سبب سے ابدی موت میں چلا جائے۔ ابلیس نے حوا کے ساتھ جھوٹ بولا اور اُس کو خدا کے حکم کے خلاف بہ کایا۔ اس طرح آدم اور حوا دونوں سے گناہ سرزد ہو گیا۔ اُس ایک گناہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام نسل انسانی موروٹی اور شخچی گناہ کا شکار ہو گئی۔ گناہ کی مزدوری موت ہے اس لئے ابلیس اور اُس کے تمام فرشتے یہ سمجھتے تھے کہ اب ہم بھی گنہگار ہیں اور انسان بھی گنہگار ہے اس لئے ہمارے ساتھ اب انسان بھی ابدی ہلاکت میں جائے گا۔ مگر ابلیس اور اُس کے فرشتے غلطی پر تھے کیونکہ وہ اپنے گناہ اور خدا سے بغاوت پر شرمندہ نہ تھے۔ خُدَانے انسان کی نجات کا بندوبست کیا کیونکہ انسان خود گناہ سے آزادی حاصل نہیں کر سکتا اور انسان اپنے رویے پر شرمندہ بھی تھا کیونکہ اُس سے گناہ ہوا تھا۔ آدم اور حوا کو معلوم تھا کہ خدا کی عدالت سے ان کو سزا ملے گی اس لیے انہوں نے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی۔ خُدَانے ان کو سزا سنائی

کیونکہ خُدا پاک ہے اور پاک خُدا گناہ سے پیار نہیں کرتا۔ آدم اور حوا کو عدن سے باہر کر دیا کیونکہ خُدا عادل ہے اس لیے وہ ہمارے گناہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ تاہم اُس نے انسان کو نجات دہنデ کی خوشخبری سنادی۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے کو بھیجے گا تاکہ دُنیا اس کے سبب سے گناہوں سے نجات حاصل کر سکے۔

خُدانے فرمایا، ”اوہ میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عدالت ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔“ (پیدائش 3:15) یہاں خُدانے انسان کی نجات کے منصوبے کو میان کیا اور ابلیس کے کچلے جانے کی خبر دی جو ہمارا بڑا ذمہ نہ ہے۔ خُدانے اپنے بیٹے کو بھیجنے کا منصوبہ بنایا تاکہ ہم ابدی ہلاکت سے نجات سکیں۔ اس لیے ”کلامِ مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔“ جس نے ابلیس، گناہ اور موت کے خلاف جنگ کی اور ہمارے لیے اُس نے اُن کو شکست دی۔ اسی وعدے میں نجات دہنده کے دُکھوں کا بھی ذکر ہے جو اس نے برداشت کئے اور انسان کی نجات کے منصوبے کو پورا کیا۔

1۔ خُدا..... ہے۔

2۔ خُدا..... ہے۔

3۔ خُدانے اپنے..... کو بھیجنے کا منصوبہ بنایا تاکہ ہم ابدی سے نجات سکیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 پر ملاحظہ کریں)

پرانے عہد نامہ میں ہم نجات دہنده کے بارے میں خدا کے وعدوں کا مطالعہ کرتے ہیں کہ خدا انسان کو اُس کے گناہوں سے نجات دینے کے لیے ایک نجات دہنده کو بھیجے گا۔ جیسے خدا نے ابراہام کو برکت دی اور اُسے بتایا کہ نجات دہنده اُسکی اولاد میں سے ہی ہوگا۔ خدا نے فرمایا، ”اور زمین کے سب قبلیے تیرے و سیلے سے برکت پائیں گے۔“ (پیدائش 12:3) پھر خدا نے ابراہام کی نسل سے داؤ دبادشاہ کے خاندان کو چھا۔ اُس نے داؤ دے سے کہا، ”اور تیرا گھر اور تیری سلطنت سدا بی رہے گی۔ تیرا تخت ہمیشہ کے لیے قائم کیا جائے گا،“ (سموئیل 7:16) اس میں خدا نے یہ واضح کیا کہ نجات دہنده کا مل خدا اور کامل انسان ہوگا کیونکہ تخت تو ہمیشہ خدا ہی کا قائم رہ سکتا ہے۔ اسی طرح یسیاہ بنی کے صحیفے میں یوں لکھا ہے۔ ”اس لیے ہمارے لیے ایک بڑا کا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ہو گی اور اُسکا نام عجیب مشیر خدائی قادر ابدیت کا بابِ سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔“ (یسیاہ 9:6) خدا نے پیشگوئی کی تھی کہ نجات دہنده انسان کے گناہوں سے نجات کے لیے دُکھ اٹھائے گا اور انہیں ابدی موت سے بچائے گا۔ کلام مقدس میں لکھا ہے۔ ”تو بھی اُس نے ہماری مشقتیں اٹھا لیں اور ہمارے غنوں کو برداشت کیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم شفاف پائیں۔“ (یسیاہ 4:53-5) پرانے عہد نامہ میں ہم بہت سی قربانیوں کے متعلق پڑھتے ہیں کہ خدا نے انسان کو بہت سی قربانیاں لانے کو کہا تاکہ وہ ازلي اور ابدی قربانی جوان کے گناہوں کے لیے دی جائے



گی کو پہچان سکیں کہ کس طرح نجات دہنده اپنا خون بھا کر سب لوگوں کو گناہ اور موت سے نجات دے گا۔

آخر جب وقت پورا ہو گیا تو خُدا نے منصوبہ کے مطابق اپنے بیٹے کو بھیجا ”تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے“۔ کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، ”لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہو اُ اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا۔ تاکہ شریعت کے ماتحت کومولے کر چڑھا لے اور ہم کو لے پا لک ہونے کا درجہ ملنے۔“ (گلتیوں 4:4-5) خُدانے ناصرۃ کی ایک کنواری (مریم) کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اور اُس نے مریم کو یہ پیغام دیا، ”اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا اُس کا نام یسوع رکھنا۔“ (لوقا: 1:31) نجات دہنده انسانی باپ سے پیدا نہیں ہو اُ بلکہ وہ رُوح الْقَدْس کی قدرت سے پیدا ہو اُ۔ نجات دہنده گناہ سے پاک پیدا ہوا۔ مُقدّس لوقا لکھتے ہیں، ”اور فرشتہ نے جواب میں اُس (مریم) سے کہا کہ رُوح الْقَدْس تجھ پر نازل ہو گا اور خُدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ مولو دِ مُقدّس خُدا کا بیٹا کہلاتے گا۔“ (لوقا: 1:35)

یسوع مسیح ایک حقیقی انسان کی طرح اس دنیا میں رہا لیکن پھر بھی اُس نے گناہ سے پاک زندگی بسر کی۔ نہ صرف اُس نے پاک زندگی بسر کی بلکہ وہ ہمیں پاک زندگی دیتا بھی ہے۔ پطرس رسول یسوعیہ نبی کے صحیفہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں، ”نہ اُس نے گناہ کیا اور نہ اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔“ (1۔ پطرس 2:2)

4۔ خُدَانے کو برکت دی اور یہ بھی بتایا کہ نجات دہنده اُسکی اولاد میں سے ہو گا۔

5۔ خُدَانے پیشگوئی کی تھی کہ ہمیں گناہ اور ابدی موت سے بچانے کے لیے آئے گا۔

6۔ خُدَانے اپنے بیٹی کو بھیجا تاکہ جو کوئی اُس پر لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

7۔ نہ تو یسوع گناہ میں ہوا اور نہ ہی اُس نے کوئی کیا۔
(اپنے جوابات کی پڑھاتاں صفحہ 63 پر ملاحظہ کریں)

یسوع مسیح کون ہیں؟۔ ایک حقیقی انسان جو کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ فرشتہ نے مریم کو بتایا، ”اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا۔“ (لوقا 1:31) یسوع مسیح نے فرمایا ””میں اور باپ ایک بیں۔“ (یوحنا 10:30)

یسوع خُدا بھی ہے اور انسان بھی۔ ”جب یسوع قیصر یہ فلپی کے علاقہ میں آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں؟۔ انہوں نے کہا بعض یوحنا پیغمبر دینے والا کہتے ہیں بعض الیاہ بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی اُس نے ان سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟۔ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔“ (متی 16:13-16)

یہ ہمارے لیے کس طرح کا بھیدھو لا گیا ہے؟ باہم مقدس ہمیں بڑی صفائی سے بتاتی ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ یسوع مسیح ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے آیا۔ کامل قربانی کے لیے کامل انسان کا ہونا ضرور تھا اور پوری دنیا کا عوضی بننے کے لیے یسوع کامل انسان بنا۔ ”ہماری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی۔“ (یسوع ۶:۴-۵) کوئی انسان پوری دنیا کے گناہوں کی قیمت ادا نہیں کر سکتا۔

یسوع نے ہمارے لیے خدا کے تمام حکموں کو پورا کیا اور اس نے کہا کون ہے جو اُس میں گناہ ثابت کر سکتا ہے۔ ”تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔“ (یوحنا ۸:۴۶) مگر کوئی بھی ایسا نہ کر سکا کیونکہ اُس نے کوئی کام خدا کی مرضی کے خلاف نہ کیا۔ ہمیں گناہوں کی سزا سے بچانے کے لیے یسوع نے باپ کے سامنے ہمارے گناہوں کا فندیہ ادا کیا۔ اور یہ کام یسوع نے سب لوگوں کے لیے کیا۔

جب وہ صلیب دیا گیا تو وہ پکارا تھا، ”آے میرے خدا! آے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“ (متی ۲۷:۴۶) یسوع مسیح نے تمام گناہوں کو اپنے اوپر لے لیا اور اُس نے ہمارے گناہوں کی سزا برداشت کی۔ کیونکہ خدا عادل اور منصف ہے اور اس لیے گنہگار کو گناہ کی سزا ضرور دیتا ہے اُس سزا کو یسوع نے برداشت کیا اب جو کوئی بھی اُس قربانی کو قبول کرتا ہے اُس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ جب یسوع نے ہمارے گناہوں کی سزا کو برداشت کر لیا تو اُس نے کہا، ””تمام ہوا“ (یوحنا ۱۹:۳۰) ہمارے گناہوں اور موت سے نجات کے کام کو یسوع نے پایہ کمل کیا



سپاہیوں نے یسوع کو ٹھٹھوں میں اڑایا۔

اور اس کا اعلان اُس نے صلیب پر ہی کر دیا۔

پھر اُس نے بڑی آواز سے پکار کر کہا، ”اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔“ (لوقا 23:46) تب اُس نے جان دے دی۔ یوسف ارمتیہ کے رہنے والے نے یسوع کی لاش کو دفن کرنے کے لیے رومان حکومت سے اجازت لی اور اُس کو اپنی قبر میں بڑے اعزاز کے ساتھ دفن کر دیا۔ رومان حکومت نے قبر پر مہر کر کے دو پہرے دار اُس کی قبر پر مقرر کر دیئے۔ جبکہ شام یسوع کی لاش کو دفن کیا گیا اور اتوار کی صح سویرے وہ مردوں میں سے جی اٹھا۔ قبر اُس کو اپنے اندر نہ رکھ سکی۔ اُس کے جی اٹھنے کے سبب سے آج ہم بھی زندہ ہیں اور جتنے اُس کی موت اور جی اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں وہ ابد تک زندہ رہیں گے۔

8۔ یسوع حقیقی.....اوّر حقیقی..... ہے۔

9۔ خدا کے حکموں کی پابندی کرنے اور ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے یسوع حقیقی..... بناء۔

10۔ ساری دنیا کے گناہوں کا..... دینے کے لیے کامل کی ضرورت تھی۔



11۔ خُدَانے ہمارے گناہ..... پر لاد دیئے۔

12۔ جب یسوع نے ہماری نجات کے کام کو مکمل کر لیا تو اُس نے کہا ہوَا۔

13۔ یوسف ارمتیہ کے رہنے والے نے یسوع کی لاش کو اپنی میں دفن کیا۔

14۔ دن یسوع مُردوں میں سے اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 66 پر ملاحظہ کریں

یسوع کا مُردوں میں سے جی اٹھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ حقیقی خُدا ہے۔ پُس رسول لکھتے ہیں، ”لیکن پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مردوں میں سے جی اٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خُدا کا بیٹا ٹھہرا“، (رومیوں 1:4) اُس نے دعویٰ کیا کہ وہ مُردوں میں جی اٹھے گا اور اُس نے ایسا ہی کیا۔ صرف خُدا ہی ایسا کر سکتا ہے۔

اُس کا مُردوں میں سے جی اٹھنا ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اُس نے ہمارے گناہوں کی پوری قیمت ادا کر دی۔ اگر یسوع مُردوں میں سے زندہ نہ ہوتے تو ہمیں گناہ اور ابدی موت سے بچانے کا منصوبہ ناکام ہو جاتا۔ پُس رسول لکھتے ہیں، ”اور اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو ہمارا ایمان بے فائدہ ہے تم آب تک اپنے گناہوں میں گرفتار

ہو۔“ (۱۔ کرنتھیوں 15:17) مگر وہ زندہ ہوا اور جس کام کے لیے اُس سے مقرر کیا گیا تھا اُس نے اُس کام کو مکمل کیا۔

یسوع نے اُس سزا اور دھنوں کو برداشت کیا جو ہم گنہگاروں کو برداشت کرنے تھے۔ ”مطلوب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ ہمارا میل ملا پ کر لیا۔ یسوع مسیح کی موت اور اُس کا جی انٹھنا خدا کے ساتھ ہمارا میل ملا پ اس طرح ممکن بناتا ہے کہ ہم نے ہمیشہ خدا کے خلاف گناہ ہی کیا ہے اس لیے خدا کی عدالت میں گنہگار کی حیثیت سے ہم سزا پاتے۔

مسیح خداوند نے اپنا خون باپ کی عدالت میں ہمارے گناہوں کے فدیہ کے طور پر پیش کیا اور جی انٹھ کر اُس فدیہ کے منظور ہونے کا ثبوت دیا۔ اس کا جی انٹھنا موت پر اُس کی فتح کو بھی ثابت کرتا ہے۔ اب جو مسیح کے خون سے پاک کیے گئے ہیں ان کا خدا کے ساتھ میل ملا پ ہے۔

کلام مقدس میں اس میل ملا پ کے بارے میں یوں مرقوم ہے، ”مطلوب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ ڈنیا کا میل ملا پ کر لیا اور ان کی تقدیروں کو انکے ذمہ نہ لگایا اور اُس نے میل ملا پ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے۔ پس ہم مسیح کے اپنی بیان گویا ہمارے وسیلہ سے خُدا التماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملا پ کر لو جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں۔“ (۲۔ کرنتھیوں 5:19-21)۔

ہم بوسیلہ ایمان گناہوں سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ جو یسوع کو رد کرتے ہیں وہ معانی حاصل کرنے کے فائدہ کو کھو دیتے ہیں۔ مگر وہ اس معانی کا فائدہ حاصل کرتے ہیں جو بوسیلہ ایمان مسیح کو اپنی زندگی کا اختیار دیتے ہیں، ”اور جو ایمان لائے اور پتھر سے لے ڈھنچت پائے گا اور جو ایمان نہ لائے ڈھنچہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔“
(مرقس 16:16)

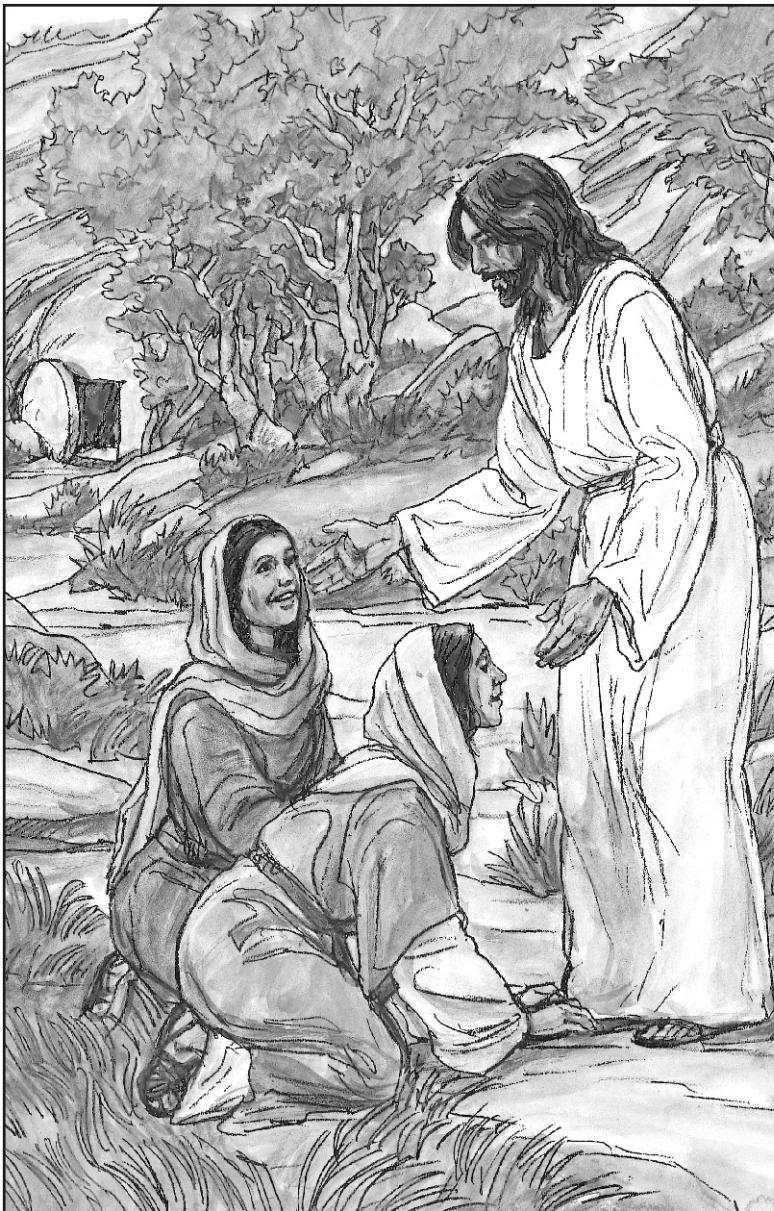
یسوع کا مردوں میں سے جی اٹھنا ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ وہ اس لیے زندہ ہے تاکہ ہمیں مردوں میں سے جلائے۔ ”لیکن فی الواقع مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور جو سو گئے ہیں ان میں پہلا کھل ہوا۔“ (1۔ کرنھیوں 15:20) موت یسوع کو قبضہ میں نہ رکھ لکی اس لیے اب ہم بھی موت کے قبضہ میں نہیں رہے۔ اب جو ایمان درستھ میں سوتے ہیں وہ یسوع کے پاس آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ یسوع نے صلیب پر ڈاکو سے کہا، ”آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔“ (لوقا 43:23) لیکن جو یسوع کے ٹون سے ڈھلنہیں اور نہ ہی وہ اس پر ایمان لائے وہ ابدی موت میں چلے جاتے ہیں۔

ایک تمثیل میں یسوع نے ایک امیر آدمی کے متعلق بتایا، ”عالم ارواح میں امیر آدمی عذاب میں بنتا تھا۔“ (لوقا 16:23) عدالت کے دین وہ تمام لوگوں کو مردوں

صفحہ 64-63 کے جوابات: 8۔ انسان، خدا؛ 9۔ انسان؛ 10۔ ندی، انسان؛

11۔ یسوع؛ 12۔ تمام؛ 13۔ قبر؛ 14۔ تیسرے، جی اٹھا؛





جی اُٹھنے کے بعد یسوع دو خواتین کو سلامتی کی خوشخبری دیتا ہے۔

میں سے جلانے گا اور اپنے فرشتوں کو آخری عدالت کے لیے تمام لوگوں کو اُس کے سامنے جمع کرنے کے لیے بھیجے گا۔ یہو یہ اُن سب کو جو اُسے نجات دہندہ کے طور پر قبول کرتے ہیں اپنے ساتھی زمین اور نئے آسمان میں میں رہنے کے لیے لے جائے گا۔ جہاں وہ خدا کی شفقت بھری موجودگی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جتنوں نے یہو یہ کونجات دہندہ ماننے سے انکار کیا ہے ہمیشہ تک ابدی موت میں رہیں گے۔

مسیح خداوند ہمیں سیکھاتے ہیں کہ، ”اس سے تجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں بیس اُسکی آواز سن کر نکلیں گے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔“
(یوحنا 5:28، 29)

کیا ہم ابھی تک گنہگار ہیں؟ اور ایسی دُنیا میں رہ رہے ہیں جو گناہ سے بھری ہے؟ کیا ہماری فطرت جس سے ہمارا واسطہ ہے ابھی تک خدا کی فطرت سے متفاہ ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو ہمیں ہر روز خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہئے اور اُن پر شرمندہ بھی ہونا چاہئے۔

ہمیں یہو پر بوسیلہ ایمان انحصار کرنا ہوگا جس نے ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کی ہے۔ ہمیں روزانہ خدا کی فرمانبرداری کرنا ہوگی تا کہ یہ کہہ سکیں کہ ”آئے یہو اُس سب کے لیے میں تیراشکر کرتا ہوں جو تو نے میرے لیے کیا۔“

اس دُنیا میں ایماندار بھی تکلیفوں میں بنتا ہو سکتے ہیں۔ وہ بیمار ہو سکتے ہیں۔

وہ مالی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں اور ستائے جاسکتے ہیں۔ مگر مسیح پر ایمان لانے کے بعد یہ گناہوں کی سزا نہیں کیونکہ ہمارے گناہوں کی سزا یسوع نے اٹھائی ہے اس لیے خدا یسوع پر ایمان لانے والوں کو ان کے گناہوں کی سزا نہیں دیتا کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ نیکدیکس سے مخاطب ہوتے ہوئے یسوع نے کہا، ”جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں۔“ (یوحنا 3:18)

ہم یہ اطمینان رکھتے ہیں کہ یسوع ہم سے پیار کرتا ہے اور اُس پر ایمان کے وسیلہ سے ہم اپنے سارے گناہوں سے رہائی حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اُس کے ساتھ آسمان میں ابدی مقاموں میں رہیں۔

خُدا کے کلام میں حزنی ایل نبی لکھتے ہیں، ” تو ان سے کہہ خُدا وند خُدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور زندہ رہے۔ آئے نبی اسرائیل باز آؤ۔ تم اپنی بُری روشن سے باز آؤ۔ تم کیوں مرو گے۔“ (حزنی ایل 11:33)

یہ دُنیا ہمیشہ تک باقی نہ رہے گی کیونکہ یہ دُنیا گناہ سے بھری ہے اور یہ ختم ہونے والی ہے۔ خُدا ہمیں پُوس رسول کی معرفت آگاہ کرتا ہے، ” دُنیا کی شکل بدلتی جاتی ہے۔“ (1۔ کرنھیوں 7:31) ایک دِن خُدا ساری دُنیا کو جسم کر دے گا

پطرس رسول فرماتے ہیں، ”لیکن خدا وند کا دن چور کی طرح آجائے گا۔ اُس دِن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ بر باد ہو جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے پھٹل جائیں گے اور زمین اور اُس پر کے کام جل جائیں گے۔ جب یہ سب چیزیں اس طرح پھٹلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دینداری میں کیسا کچھ ہونا چاہئے“۔ (2۔ پطرس 3:10، 11) ہمارے لیے نئی زمین اور نیا آسمان تیار ہے۔ پطرس رسول ہمیں یہ بھی بتاتے ہیں، ”لیکن اُس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں، جن میں راستبازی بھی رہے گی۔“ (2۔ پطرس 3:13)

کوئی بھی ہمارے نئے گھر کو گناہ آلوہ کرنے کے قابل نہیں گا۔ وہاں نہ کوئی غم ہو گا نہ بیماری نہ گرمی نہ سردی نہ بھوک نہ پیاس اور نہ کوئی دُکھ۔ وہاں لوگ محبت سے خالی نہ ہوں گے کیونکہ تمام ایماندار گناہ سے پاک ہونگے۔ نہ وہاں موت ہوگی اور نہ کوئی چیز ہمیں ایک دوسرے سے اور خدا سے جُدا کر سکے گی۔ ہم ہمیشہ تک اپنے نجات دہندہ کے ساتھ خوشی اور شادمانی میں رہیں گے۔

نئے آسمان اور نئی زمین کے بارے میں کلام مقدس میں یوں لکھا ہے، ”اس کے بعد نہ کبھی ان کو بھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ کبھی ان کو دھوپ ستائے گی نہ گرمی۔ کیونکہ جو بُرہ تخت کے نقچ میں ہے وہ ان کی گلہ بانی کرے گا اور انہیں آب حیات کے چشموں کے پاس لے جائے گا اور خُدا ان کی آنکھوں کے سب آنسو پوچھ دے گا۔“ (مُکاشفہ 16:7)

یہی وہ وعدہ ہے جو یسوع ان سب سے کرتا ہے جو اُس پر نجات دہندا کے طور پر ایمان لاتے ہیں۔ یسوع اپنے سارے وعدے پورے کرتا ہے۔ وہ اس دُنیا میں آیا، مُوا اور پھر زندہ ہوا تاکہ سب لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے۔ اب یسوع پھر آنے والا ہے تاکہ سب ایمانداروں کو اپنے ساتھ ہمیشہ کے لیے فردوس میں لے جائے اور ہم سب اُس کے ساتھ رہیں گے۔

میں مسافر ہوں یہاں	میرا گھریہ آسمان ہے
یہ زمین ویران ہے	سنسان ریگستان ہے
راستہ ہے پُر خطر	ما یو سیاں کا راج ہے
آسمان میرے باپ کا گھر	میرا گھر وہیں پہ ہے
طوفان سے لڑتا جاؤں گا	میں آگے بڑھتا جاؤں گا
دُنیا کا سفر ہے مختصر	موسم ہے سخت اور بے رحم
سرد ہواوں کے یہ جھکڑ	نہیں توڑ سکتے میرا عزم
میں پہنچ جاؤں گا آخر کار	میرا گھر آسمان پر ہے
میں باپ کے دائیں بیٹھوں گا	سرفرازی اُس سے پاؤں گا
پھر بر گزیدہ لوگوں میں	میں بر کت پاتا جاؤں گا
وہ یسوع کے سب بندے ہیں	وہ میرے بھلی تو پیارے ہیں
آرام وہاں میں پاؤں گا	میرا گھر آسمان پہ ہے



یوں ہمارا چھا چ دا ہے۔

میرا گھر آسمان ہے ہے
اس کی نہیں کوئی وقعت
جب یسوع کے دامیں جاؤں گا
آسمان میرے باپ کا گھر
(جارج سٹیفن)

ماخذ لوٹھران سنڈ کرپچن ورشپ: 417

15 - یسوع کا مردوں میں سے جی اٹھنا یہ کرتا ہے کہ وہ
حقیقی ہے۔

16 - مسیح خداوند نے اپنا خون باپ کی میں ہمارے گناہوں کے فدیہ
کے طور پر پیش کیا اور ہو کر اس فدیہ کے منظور ہونے کا ثبوت دیا۔

17 - یسوع کے کے وسیلہ سے ہم اپنے سارے گناہوں سے
رہائی حاصل کرتے ہیں۔

18 - یسوع کا مردوں میں سے جی اٹھاتا کہ بھی مردوں میں سے

19 - اس دُنیا میں ایماندار میں بتلا ہو سکتے ہیں۔ وہ بیمار ہو سکتے
ہیں۔ وہ مالی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں اور جا سکتے ہیں

20 - یسوع چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اُس کے آسمان کے مقاموں میں رہیں۔

21 - ہم ہمیشہ تک اپنے ساتھ خوشی اور شادمانی میں رہیں گے۔

22 - اب یسوع پھر آنے والا ہے تاکہ سب کو اپنے ساتھ ہمیشہ کے لیے فردوس میں لے جائے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 76 پر کریں)

نظر ثانی

آدم اور حوانے خُدا کی نافرمانی کی۔ آدم اور حوا کے گناہ کے سب سے تمام نسل انسانی اور یہ ذنیا گناہ اور موت کا شکار ہو گئی۔ اس لیے سب لوگ گناہوں کی سزا کے مستحق ہیں۔ مگر خُدا انسان سے پیار کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ تمام لوگ اُس کے ساتھ آسمان میں رہیں۔ اس لیے خُدا نے نجات دہندہ کو بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اور وہ نجات دہندہ تمام لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔

خُدا پرانے عہد کے سارے عرصہ میں لوگوں کو یاد دلاتا رہا کہ اُس کا بیٹا حقیقی

انسان بن کر آئے گا تاکہ ساری دنیا کو ان کے گناہوں سے نجات دے۔ آخر کار جب وقت پورا ہو گیا تو خدا کے منصوبے کے مطابق اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجا تاکہ ساری دنیا کو ان کے گناہوں سے مخلصی دے۔ خدا نے ناصرۃ کی ایک کنواری کو پختا تاکہ نجات دہندہ کی ماں بنے۔ یسوع روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے پیدا ہوا۔

یسوع حقیقی خدا اور حقیقی انسان ہے۔ شریعت کو پورا کرنے اور ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے وہ انسان بنا۔ یسوع نے ہمارے لیے سارے حکوموں کو پورا کیا۔ کلوری پر صلیبی موت برداشت کی یعنی اُس نے ہمارے گناہوں کی سزا کو برداشت کیا۔ وہ مر گیا اور دفن ہوا۔

تیسرا دن مردوں میں سے جی اٹھا۔ اُس کا مردool میں سے زندہ ہونا ہمیں سکھاتا ہے کہ یسوع حقیقی خدا ہے۔ اُس نے ہمارے گناہوں کی پوری قیمت خدا باپ کی عدالت میں ادا کر دی۔ اب وہ زندہ ہے تاکہ ہم بھی اُس کے ساتھ زندہ رہیں۔

ہم بوسیلہ ایمان ہمیشہ کی زندگی اور گناہوں کی معافی حاصل کرتے ہیں۔ یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلہ ہی سے ہم اُس کے ساتھ ابدی گھر میں ہمیشہ رہیں گے۔ خداوند یسوع وعدوں کا سچا اور بحق خدا ہے۔

امتحانی سوالنامہ

- 1- خدا پاک ہے اور کو پسند نہیں کرتا۔
- 2- خدا کا خدا ہے۔
- 3- خدا نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے کو بھیجے گا تاکہ وہ لوگوں کو ان کے گناہوں سے رہائی دے۔
- 4- خدا نے سے وعدہ کیا کہ اُس کے خاندان سے ہو گا۔
- 5- خدا نے پیشگوئی کی تھی کہ ہمیں گناہ اور ابدی موت سے بچانے کے لیے آئے گا۔
- 6- خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا تاکہ جو کوئی اُس پر لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے
- 7- یسوع نہ تو گناہ میں ہوا نہ ہی اُس نے کوئی کیا۔
- 8- یسوع حقيقة اور حقیقی ہے۔

صفحہ 73-74 کے جوابات: 15- ثابت، خدا : 16- عدالت، تربانی : 17- ہم، جی، آجھیں : 18- تکلیفوں، متائے : 19- تکلیفوں، متائے : 20- ساتھ، ابدی : 21- نجات دہننے : 22- ایمانداروں۔



- 9۔ خدا کے حکموں کی پابندی کرنے اور ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے
یسوع حقیقی..... بناء۔
- 10۔ ساری دنیا کے گناہوں کا دینے کے لیے کامل
کی ضرورت تھی۔
- 11۔ خدا نے ہمارے گناہ پرلا دیئے۔
- 12۔ جب یسوع نے ہماری نجات کے کام کو مکمل کر لیا تو اُس نے کہا
ہواؤ۔
- 13۔ یوسف ارمتیہ کے رہنے والے نے یسوع کی لاش کو اپنی میں
دفن کیا۔
- 14۔ کے دن یسوع مردوں میں سے ہو گیا۔
- 15۔ یسوع کا مردوں میں سے جی اٹھنا ثابت کرتا ہے کہ وہ حقیقی ہے۔
- 16۔ مسیح خداوند نے اپنا خون کی عدالت میں ہمارے گناہوں کے
福德یہ کے طور پر پیش کیا اور جی اٹھ کر اُس فدیہ کے منظور ہونے کا ثبوت دیا۔

17۔ یسوع پر..... کے وسیلہ ہم گناہوں سے مُعافی اور ابدی موت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔

18۔ یسوع مردوں میں سے جی اٹھا تاکہ ہمیں بھی میں سے

19۔ اس دُنیا میں ایماندار..... میں بتلا ہو سکتے ہیں۔ وہ بیار ہو سکتے ہیں۔ وہ مالی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں اور جا سکتے ہیں۔

20۔ یسوع چاہتا ہے کہ ہم اُس کے ساتھ مقاموں میں رہیں۔

21۔ ہم ہمیشہ تک اپنے کے ساتھ خوشی اور شادمانی میں رہیں گے۔

22۔ میں اس دُنیا میں مسافر ہوں اور میرا گھر ہے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 85 پر ملاحظہ کریں)

تشریفات



(مشکل الفاظ کے معنی)

صلاحیت کسی کام کے بنانے، کرنے یا سوچنے کی مہارت

تمکیل پورا کرنا، انجام دینا

اکاؤنٹ تفصیل، لکھی ہوئی یا کہی ہوئی بات کا ریکارڈ

فرشتہ خدا کی خدمت گزار رہو جیں

رسول یسوع کے شاگرد داور پختے ہوئے لوگ
جنہوں نے انجلی کی خوشخبری دی

اپیل پُر زور اور فوری درخواست

فضا ہوا میں مختلف گیسیں جو زمین کے گرد پھیلی ہوئی ہیں

اختیار کسی کام کو کرنے کی طاقت یا حق

نظر انداز کرنا کسی شخص یا چیز سے دور رہنا

إنجا کسی چیز کے لیے درخواست کرنا

نفع	مفید، کوئی چیز جو ہمارے لیے فائدہ مندا اور مددگار ہو
مبارک	جسے خوشی بخشی گئی ہو، جسے خُد انے برکت دی ہو
چیلنج	دعویٰ کرنا
بن مانس	انسانی شکل کا بندرو جو بہت عقلمnd ہوتا ہے
مسخرہ	جو دوسروں کو ہنسائے، مزاجیہ
احکام	وہ شریعت جو خُدا نے دی
رفاقت	دوستوں کیسا تحریر ہنا، شراکت، صحبت
حاملہ ہونا	امید سے ہونا
رَدِّ کرنا	کسی کو جرم یا کام کا قصور وار پانا
نتیجہ	انجام
غور کرنا	کسی چیز کے متعلق سوچنا
خراب	آلودہ، گلہ سڑا

تخلیق کرنا	کسی چیز کو نیست سے پیدا کرنا
مخلوق	زیندہ نفس، انسان، حیوان، پرندے، محچلیاں
مصلوب کرنا	کسی کو سوی پر لڑکانا، دارکشی
آسیب	بدروج
تردید کرنا	رد کرنا، انکار کرنا نسل
نسل	اولاد، خلف
خواہش	کسی چیز کو چاہنا
تفصیل	چھوٹے حقائق، مفصل بیان کرنا، جزئیات
شیطان	ابیس، حُدَا کا دشمن
دائی	ابدی، ہمیشہ کے لیے، جس کا نہ کوئی شروع ہونا آخر
ہستی	وجود، زندگی
وضع نکالنا	بنانا، شکل دینا، ڈھالنا

ممانعت کرنا	منع کرنا، کسی کو کوئی کام کرنے یا نہ کرنے کا حکم دینا
نسل انسانی	سب لوگ جو دنیا میں بستے ہیں
نظر انداز کرنا	توجه نہ دینا، انکار کرنا
بنتلا کرنا	تکلیف پہنچانا
الہام	روحانی فیض، تخلیقی تحریک، محرك کرنا جیسے خدا نے با نسل مقدس لکھنے والوں کو روحانی تحریک دی
ذہن	عقلمند، زیر ک
قانون	اصول، دستور، قوانین کیا صحیح ہے اور کیا غلط
خداوند	خدا اور یسوع مسیح کا لقب
شهوت	شدید نفسانی خواہش
انظام	بندوبست، کسی چیز کا خیال رکھنا
خام مال	انسانی ضروریات کی چیزیں، جس سے کچھ چیزیں بنائی جاسکیں

دُکھ	سخت بُری حالت، مصیبت	
حسب معمول	باقائدہ، معمول کے مطابق	
بحر	بڑا سمندر، نمکین پانی کا ذخیرہ جس نے زمین کا بہت سماحتہ ڈھانپ رکھا ہے	
نذرانہ	چڑھاوا، جو کچھ خُدا کو پرستش کرتے ہوئے شکر گزاری کے طور پر دیا جائے	
آپریشن	جراجی، جسم کے کسی حصہ کی مرمت یا تبدیلی	
مخالفت	مزاحمت	
عضو	جسم کا حصہ	
فردوس	آسمان، کامل خوبصورتی اور شادمانی کی جگہ	
سیارہ	زمین کی طرح، اجرام فلکی جو سورج کے گرد گھومتا ہے	

کمہار	وہ شخص جو اپنے ہاتھ سے مٹی کے برتن بناتا ہے
ظرف سازی	مٹی سے برتن بنانا
بار آور	پیدا کرنا
صرف	اصراف سے خرچ کرنے والا (فنول خرچ)
فضل	بہتات سے، حد سے زیادہ یا وہ چیز جس کے ہم حق دار نہ ہوں مل جائے فضل کہلاتا ہے

امتحانی جوابات



پہلے باب کے امتحانی جوابات (18-17)

- 1-خدا، پیدائش ؛ 2-خداۓ ثالوث، باپ، بیٹا، روح القدس ؛ 3-نیست ؛ 4-چھ 5-صبح، شام ؛
 6-چھ دن ؛ 7-زمین، آسمان، روشنی ؛ 8-فضا ؛ 9-سمدر، پودے، درخت ؛
 10-سورج، ستارے ؛ 11-محچلیاں، پرندے ؛ 12-جانور، آدم، حوا ؛ 13-بہت ؛ 14-آرام۔

دوسرے باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 28)

- 1-خدا ؛ 2-مٹی ؛ 3-روح ؛ 4-عقلمند ؛ 5-حوا ؛ 6-رشته، خاندان ؛ 7-برکت ؛ 8- شبیہ ؛
 9-خدمت ؛ 10-باغ۔

تیسرا باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 38)

- 1-آزاد، پیدا ؛ 2-نا فرمائی ؛ 3-فرمانبرداری ؛ 4-بہت زیادہ ؛ 5-حافظت ؛
 6-آسمان ؛ 7-جوہا، قاتل ؛ 8-نا فرمائی، خدا ؛ 9-سوچنے، فرمانبرداری ؛ 10-بدی (گناہ)

چوتھے باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 52-53)

- 1-تمام ؛ 2-نیک، بد ؛ 3-شیطان ؛ 4-آدم ؛ 5-زندگی ؛ 6-محبت، محبت ؛ 7-موروثی، شخصی
 8-سوچنے، کہتے، کرتے ؛ 9-موت ؛ 10-کامل؛ 11-خطاکار، خطا ؛ 12-حکم ؛ 13-گناہوں،
 14-ساتھ۔

پانچویں باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 76-78)

- 1-گناہ ؛ 2-محبت ؛ 3-بیٹی، تمام ؛ 4-ابراہم، نجات و ہندہ 5-نجات و ہندہ ؛ 6-ایمان ؛
 7-پیدا، گناہ ؛ 8-خدا، انسان ؛ 9-انسان ؛ 10-福德یہ، انسان ؛ 11-یوں ؛ 12-تمام ؛
 13-قبر 14-اتوار، زندہ ؛ 15-خدا ؛ 16-خدا ؛ 17-ایمان ؛ 18-مردوں، جلائے ؛
 19-ذکر، ستائے ؛ 20-ہمیشہ، آسمانی ؛ 21-خدا ؛ 22-آسمان۔

نتائج کے لئے امتحان



آپ نے اس کتاب ”خُد اనے زمین و آسمان کو بنایا“ کا مطالعہ کر لیا ہے۔ اب آپ کتاب کو دوبارہ پڑھیں اور جو غلطیاں آپ نے پچھلے امتحانات میں کیں ہیں اُنکی اور ہر باب کے مقاصد کی نظر ثانی کریں۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ ہر باب میں موجود مقاصد اور امتحانی سوالات کو سمجھ چکے ہیں تو اب آپ نتائج کے حصول کے لیے امتحانی پرچہ پُر کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس امتحانی پرچہ کو کتاب دیکھے بغیر پُر کریں۔ جب آپ نتائج کے حصول کے اس امتحانی پرچہ کو پُر کر لیں تو اسے متعلقہ شخص کو دیں یا کتاب پر درج پتہ پر ارسال کریں تاکہ بابل مقدس کے مطالعاتی کتابیں اور پچھلی کتابوں کے نتائج بھی بھجوائے جاسکیں۔

”خدا نے زمین و آسمان کو بنایا،
امتحانی سوالنامہ



- 1- کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ نے دنیا کو بنایا۔
- 2- خدا ہے۔ تیلیٹ کے تینوں اقوام خدا خدا اور خدا روح ہے۔
- 3- خدا نے دنیا کو معمول کے دن میں بنایا۔
- 4- سب کچھ جو خدا نے بنایا اچھا تھا۔
- 5- خدا نے پہلے آدمی کو سے بنایا۔
- 6- خدا نے آدم میں سے کو بنایا۔
- 7- خدا نے ایک خاص لگایا تا کہ یہ دکھا سکے کہ وہ آدم اور حوا سے کتنا پیار کرتا ہے۔
- 8- جب خدا نے فرشتوں کو بنایا وہ خدا کی یا سکتے تھے۔

9۔ شیطان اور اُس کی بدوہوں نے خُدا کی کرنے کو پختا۔

10۔ خُد انے فرشتوں کے لیے گناہ کرنا ممکن بنایا۔

11۔ خُدا اپنے فرشتوں کو ایمانداروں کی کے لیے بھتائے جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں۔

12۔ بابل مقدس بیان کرتی ہے کہ شیطان اور ہے۔

13۔ خُد انے آدم اور حوا کو بتایا کہ وہ اور پہچان کے درخت کا پھل ہرگز نہ کھائیں۔

14۔ خُد انے کہا آدم اور حوا تمام درختوں کا پھل کھا سکتے ہیں۔

15۔ نے حوا کو آزمایا کہ خُدا کی نافرمانی کرے۔

16۔ حوانے کچھ پھل کو دیا۔

17۔ جب آدم نے نافرمانی کی تو وہ گئے۔

18- جس وقت ہماری زندگیاں شروع ہوتی ہیں ہم..... لوگ نہیں ہوتے
جیسے خدا چاہتا ہے کہ ہم ہوں۔

19- کیونکہ ہم گنہگار ہیں اس لئے ہم وہی اور
بیس جو ہماری نظر میں بہتر ہے۔

20- ہم سب اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا کی جہنم کی ہمیشہ کی
کو برداشت کریں۔

21- خدا نے وعدہ کیا کہ کو بھیجے تاکہ
دنیا کو ان کے گناہوں سے نجات بخشنے۔

22- یسوع نے تو گناہ میں ہوا اور نہ ہی اُس نے کوئی گناہ
.....

23- یسوع حقیقی اور حقیقی تھا۔

24- خدا نے ساری دنیا کے گناہ پرلا دے اور ان کے لیے
اُس دی۔

.....25۔۔۔۔۔ کی صبح یسوع مردوں میں سے زندہ ہو گیا۔

.....26۔۔۔۔۔ میں کے وسیلہ سے ہم کا فائدہ حاصل کرتے ہیں جو اُس نے ساری دُنیا کے لیے حاصل کیا۔

.....27۔۔۔۔۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ یسوع چاہتا ہے کہ ہم اُس کے میں ہیں۔۔۔۔۔ ہمیشہ میں ہیں۔

.....28۔۔۔۔۔ میں یہاں اجنبی ہوں۔۔۔۔۔ میرا گھر ہے۔

برائے مہربانی درج ذیل معلومات تحریر کریں۔

.....نام۔۔۔۔۔

.....پختہ۔۔۔۔۔

.....برائے مہربانی کورس سے متعلق اپنی رائے تحریر کریں۔

تَعْلِيماتِ بَانَبُل مَقْدَس
كَي سِلِسْلَه وَارْگُتب

دوسرَا کورس

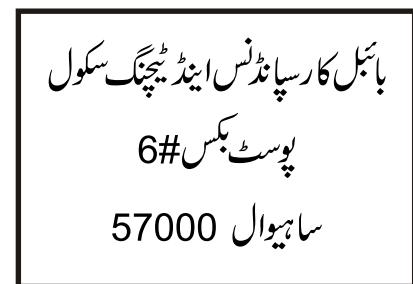
- | | |
|------------------------------------|------|
| بَابُ کي محبت | - 13 |
| زندہ ایمان | - 14 |
| خُدَانے اُن کو زوناری پیدا کیا | - 15 |
| موت کے بعد زندگی | - 16 |
| خُدَانے آسمان اور زمین کو پیدا کیا | - 17 |
| یوحتا کی انجیل | - 18 |
| اماوس کی راہ | - 19 |
| رومیوں کے نام خط | - 20 |
| فضل کے ذرائع | - 21 |
| مسیحی کلیسیاء | - 22 |
| خُداوند یسوع مسیح کی تمثیلیں | - 23 |
| ایمان لاوزندگی پاؤ | - 24 |

یہ کورس
درج ذیل کتب پر مشتمل ہے

تَعْلِيماتِ بَانَبُل مَقْدَس کي سِلِسْلَه وَارْگُتب کے
اضافی کورس اس کِتاب کے آخری صفحہ پر
درج پتہ پر میسر ہیں

برائے مہربانی اپنی شخصی گواہی تحریر کریں یا بیان کریں کہ اس کتاب کو پڑھنے کے ویلے آپ کی زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی۔

تعلیماتِ بائل مقدس کی سلسلہ وار گتب
کے نتائج www.jfswl.org موجود ہیں
آپ اپنا روپ نمبر لکھ کر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔



مزید معلومات کیلئے
یا، مزید کورس کے حصول کے لئے درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

God Creates Our World - URDU

Copyright © 2008

Catalog Number: 38-5041